ملنے کا پتا:- حضرت تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ مبارک رسالہ مدعیٔ اعظم مسٹر عنایت اللہ خاکسار کے گندے گھنونے کفری عقائد کے پردے کھولنے والا لیڈران قوم کے اعمال واقوال و احوال کو میزان ایمان وانصاف میں تولنے والا گمراہ کن لیڈروں کے حملوں سے سنی مسلمانوں کے دین ومذہب کو بچانے والا شرعی حدود وقیود سے آزاد لیڈروں کو احکام شریعت کے اتباع کی سچی ہدایت فرمانے والا سچی ترقی حقیقی کامیابی کی طرف بلانے والا

مسمیٰ بنام تاریخی

قہر القادر علی الکفار اللیاڈر

۱۳۶۵ھ

ملقب بلقب

لیڈروں کی سیاہ کاریاں

مشہور بہ

مشرقی کا غلط مذہب نمبر ۸

مصنفہ

فاضل نوجوان مولنا مولوی ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری

زینہ اللہ بالجمال المعنوی والکمال الصوری

فاضل مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور (پنجاب)

حسب فرمائش نوجوانان غازی فرج۔ محلہ محتشم خان پیلی بھیت

اراکین جماعت اہلسنت محلہ محتشم خان پیلی بھیت نے

مطبع سلطانی۔ ابراہیم رحمت اللہ روڈ۔ وزیر بلڈنگ بمبئی نمبر ۳ میں چھپوا کر

شائع کیا

بار دوم

ملنے کا پتا:- دار الاشاعت اہلسنت جامع مسجد دربار ... پنجاب

ملنے کا پتا:- محمد عمر خان قادری رضوی ...

ناشر:- منشی مصطفیٰ خان قادری ۱۲۵ بھوساری محلہ بمبئی ۳

طابع سلطان حسین

تنبیہ

ہمارے اس رسالے اور اسی طرح بدمذہبوں اور مرتدوں کے رد میں دیگر رسائل و تحریرات سے مقصود صرف یہ ہے کہ مذہب اہلسنت و دین اسلام کی خدمت و اعانت کی جائے اور اسلام و سنیت پر بدمذہبوں بیدینوں کے جو اعتراضات و مغالطات ہیں اونکا دفع کیا جائے تاکہ مسلمانان اہلسنت بعونہ تعالےٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے دین و مذہب پر پختگی اور مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رہیں اور بدمذہبوں بیدینوں کی شرارتوں سے بچیں اور خود بدمذہبوں مرتدوں میں سے توفیق الٰہی جن لوگوں کی مساعدت فرمائے وہ بھی اپنی بدمذہبی و بے دینی کو چھوڑکر اسلام و سنیت قبول کریں کسی فرد یا جماعت کی توہین یا دل آزاری ہمارا مطمح نظر نہ نصب العین والتوفیق من اللہ رب الکونین اور مخاطبہ بھی صرف مدعیان اسلام لیڈروں سے ہے غیر مدعیان اسلام لیڈر قطعاً اون کے مخاطب نہیں[۱]

فقیر ابو الطاہر محمد طیب صدیقی قادری برکاتی قاسمی داناپوری

غفر اللہ ذنبہ المعنوی والصوری

محلہ بھورے خاں

پیلی بھیت

یوپی

[۱] جو لیڈران قوم بتوفیقہ تعالےٰ مذہب اہلسنت کی صحیح پیروی اور احکام شریعت کی کامل پابندی کے ساتھ مسلمانوں کی مطابق شریعت لیڈری کریں اونپر بھی ہمارا کچھ اعتراض نہیں ۱۲ منہ

۷۸۶

الحمد للہ الذی جعل العلماء وسیلۃ للھدایۃ والرشاد وسیوفا قاطعۃ علی من اراد فی دین الاسلام الافساد والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا محمد الذی ھو واھب المراد ودافع الفساد باذن اللہ الملک الجواد وعلیٰ الہ واصحابہ الذین ھم کمل العباد رحماء بینھم وعلی الکافرین والمشرکین والمنافقین غلاظ شداد وعلی جمیع اھل السنۃ وعلینا معھم یا ارحم الراحمین الی یوم المیعاد +

اما بعد :- آج جس زمانہ پرمحن اور دور پرفتن سے مسلمان گزر رہے ہیں آہ صد آہ کہ وہ بیان کے قابل نہیں۔ ایک طرف یہود و نصاریٰ کی پرفریب لفاظیوں سے جاہل اور بے علم مسلمان یہودیت و نصرانیت اختیار کرتے جا رہے ہیں (معاذ اللہ) تو دوسری طرف یہی یہود و نصاریٰ اون سیدھے سادے پکے مسلمانوں کو جو اپنے باپ داوا سے لیکر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک کے قدیمی دین اسلام و مذہب و ملت پر قائم ہیں طرح طرح سے ایذائیں پہنچاتے ہیں تکلیفیں دیتے ہیں اور یہ ایذائیں اور تکلیفیں صرف اس لیے ہیں کہ کسی طرح یہ مسلمان اپنا دین و مذہب چھوڑکر (العیاذ باللہ) لامذہب اور دہریے ہوجائیں یا کم از کم وہ سچے پکے سُنّی مسلمان نہ رہیں کیونکہ خبثا سمجھ چکے ہیں کہ ہمارے مسلمانوں کا دین و مذہب پر کامل طور سے مستقیم ہوجانے ہیں ہماری موت ہے اور اسی لیے وہ ایک ایک مسلمان کے لامذہب بنانے میں ہر قسم کی ناپاک مساعی کرنے کو ہر وقت طیار رہتے ہیں جنکو وہ اپنی زبان میں قربانیاں کہتے ہیں۔ اور یہ فتنہ ارتداد بالخصوص مالدار اور عہدہ دار طبقہ میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوسری طرف اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کو خدا سمجھ کر پوجنے والے لنگوٹی پرشاد مشرکین اس بات کے درپے ہیں کہ دنیا سے مسلمانوں کی ہستی کو اس طرح نیست و نابود کردیں کہ کوئی لفظ اللہ کہنے والا بھی موجود نہ رہے۔ اخبارات کے پڑھنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ایک مشہور کانگریسی لیڈر قرأت "انشاء اللہ" پر چراغ پا ہوگیا تھا۔ ایسی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں: نہیں بلکہ ہزاروں مشاہدات روزانہ آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ان تینوں (یہود و نصاریٰ و مشرکین) نے اکٹھا ہوکر

بلکہ ایسے دنیا کے بندے پیٹ کے کتے مولوی نما لیڈر نکال لیے جو اپنے پیٹ اور لعنت کی روٹی کی خاطر اسلام اور مسلمانوں کو الٹی چھری سے ذبح کرنے لگے۔ دین فروش دنیا خر مولوی نما لیڈروں میں اسمٰعیل دہلوی، نذیر حسین دہلوی۔ سر سید احمد خاں کولی علیگڑھی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی آنجہانیاں اور ایں جہانیاں میں اشرف علی تھانوی، حسین احمد اجودھیا باشی، عطاء اللہ بخاری، ابوالکلام آزاد، محمد علی جینا، عنایت اللہ مشرقی، عبدالشکور کاکوروی مبلغ وہابیہ امام الخوارج وغیرہم مشہور و معروف ہیں۔ نیز حسن نظامی و شبیر احمد دیوبندی و کفایت اللہ شاہجہانپوری وامرسعید دہلوی وغیرہم۔

جب مشرکین نے دیکھا کہ ہماری کوششیں بیکار ثابت ہو رہی ہیں اور کھلم کھلا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے سے مسلمانوں میں دین و مذہب کی پختگی آتی جا رہی ہے تو ان خبیثوں نے چند بندگان دنیا کو زر۔ زن۔ زمین دیگر خرید لیا۔ ایسے ملاعنہ برائے نام گورنمنٹی مردم شماری میں کہلاتے تو مسلمان ہی ہیں مگر ان ناپاک دل و دماغ رکھنے والے لیڈروں نے وہ کام شروع کردیے۔ جو ان خبثائے یہود و نصاری و مشرکین کے بنائے نہ بنے۔ اب یہی پیٹ کے کتے لیڈر ایک طرف وہابیت کا فتنہ برپا کیے ہونے ہیں جسکا بانی و لیڈر اسمٰعیل دہلوی تھا اور اب اوسکی کفری گدی پر غیر مقلدین میں مسٹر ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث اور دیوبندیوں میں حکیم الامۃ الوہابیہ اشرف علی تھانوی لیڈر ہے۔ پھر انھیں دین فروشوں میں سے چند دنیا پرستوں نے ایک جماعت بنالی جسکا نام مظلم لیگ بغلط مسمی بہ مسلم لیگ ہے اس کا قائد و لیڈر محمد علی جینا ہے جسکا ملا قائد اعظم درحقیقت ایک بندہ زر لیڈر اپنی شکم پری اور تن لباسی کے لیے نیچریت و لامذہبیت کا دام تزویر بچھائے ہوئے تھا اس کا نام سر سید احمد خاں کولی علیگڑھی تھا۔ جیسا اسوقت اوسکا قائم مقام ہے پھر اوس فضلہ خوار نصاری کا دوسرا خلیفہ عنایت اللہ مشرقی ہوا۔ جس نے اوسی مرتد اعظم سر سید کے نجس و ملعون کفریات کو جو اوسکی ناپاک کتاب تفسیر القرآن میں جابجا تھے۔ اپنے تذکرۂ ملعونہ میں بے حجاب و بے نقاب کرکے پیش کیا ہے۔

مشرکین نے مسلمانوں کو صفحۂ عالم سے حرف غلط کی طرح محو کرنے کے لیۓ اپنی جماعت بندی کر ہی لی تھی جسکا نام کانگریس ہے اور اوسکے قائد و لیڈر گاندھی، جواہر لال نہرو اور مسٹر سوبھاش بوس جیسے کفار و طواغیت ہیں۔ انھوں نے بھی یہود و نصاری کی طرح مستقل کام شروع کر دیا

لـه پیر نیچر (سر سید) نے اپنے لورتن نار کھے تھے جو پیر نیچر کے وزیران نیچریت (اور شیران وہریت اور مبلغین زندیقیت تھے جن کے

اور چھانٹ چھانٹ کر مسلم نما مشرک اور ضمیر فروش لیڈروں کو اپنی جماعت میں شریک کرنے لگے جیسے مسٹر ابوالکلام آزاد جو اوسی سر سید کا تیسرا جانشین ہے جس نے اپنی نجس کتاب ترجمان القرآن میں کھلم کھلا دین و ایمان، رسول و رحمٰن اسلام و قرآن سب کی تکذیبیں کی ہیں اور صرف عنوان بدلکر وہی کفر و الحاد بکا ہے جسکو ملحد بیحجاب عنایت اللہ مشرقی نے اپنے تذکرۂ ملعونہ میں لکھا ہے۔
چنانچہ ملاحظہ ہو مسٹر ابوالکلام آزاد اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں لکھتا ہے۔

جب سب کا پروردگار ایک ہے اور ہر انسان کے لیے ویسا ہی نتیجہ ہے جیسا اوسکا عمل ہے تو پھر خدا اور مذہب کے نام پر یہ عالمگیر جنگ و جدال کیوں برپا ہے وہ (قرآن) بار بار کہتا ہے، میری تعلیم اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ خدا پرستی اور نیک عمل کی طرف بلاتا ہوں میں کسی مذہب کو نہیں جھٹلاتا میں کسی رہنما سے انکار نہیں کرتا سب کی یکساں تصدیق اور سب کی مشترکہ اور متفقہ تعلیم میرا دستور العمل ہے۔ پھر میرے خلاف تمام پیروان مذہب نے کیوں اعلان جنگ کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، اوس (قرآن) نے کسی مذہب کے پیرو سے بھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ کوئی نیا عقیدہ یا نیا اصول قبول کرلے بلکہ ہر گروہ سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیم پر سچائی کے ساتھ کاربند ہوجاے وہ (قرآن) کہتا ہے اگر تم نے ایسا کرلیا تو میرا کام پورا ہوگیا کیونکہ میرا پیام کوئی نیا پیام نہیں ہے وہی قدیم اور عالمگیر پیام ہے جو تمام بانیان مذہب دے چکے ہیں (ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۱۵۴) ایک صفحہ کے بعد لکھتا ہے کہ دنیا میں عقائد د انکار کا کتنا ہی اختلاف ہو لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جنکے اچھے ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور کچھ باتیں ایسی ہیں جنکے برے ہونے پر سب متفق ہیں مثلا اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ سچ بولنا اچھا ہے جھوٹ بولنا برا ہے اس میں سب کا اتفاق ہے کہ دیانتداری اچھی بات ہے اور بد دیانتی برا ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں کہ ماں باپ کی خدمت ہمسایہ سے سلوک، مسکینوں کی خبر گیری مظلوم کی دادرسی انسان کے اچھے اعمال ہیں اور ظلم اور بدسلوکی برے اعمال ہیں گویا یہ وہ باتیں ہوئیں جنکی اچھائی عام طور پر جانی بوجھی ہوئی ہے جنکے خلاف جانا عام طور پر قابل انکار و اعتراض ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب، دنیا کے تمام اخلاق، دنیا کی تمام حکمتیں، دنیا کی تمام جماعتیں دوسری باتوں میں کتنا ہی اختلاف رکھتی ہوں لیکن جہاں تک ان اعمال کا تعلق ہے سب ہم آہنگ ہم رائے ہیں

قرآن کہتا ہے یہ اعمال جنکی اچھائی عام طور پر نوع انسانی نے جانی بوجھی ہوئی ہے دین الٰہی کے مطلوبہ اعمال ہیں اسی طرح وہ اعمال جن سے عام طور پر انکار کیا گیا ہے اور جنکی برائی پر تمام مذاہب متفق ہیں دین الٰہی کے ممنوعہ اعمال ہیں یہ بات چونکہ دین کی اصل حقیقت تھی اس لیے اس میں اختلاف نہو سکا اور مذہبی گروہوں کی بیشمار گمراہیوں اور حقیقت فراموشیوں پر بھی ہمیشہ معلوم و مسلم رہی۔ ان اعمال کی اچھائی اور برائی پر نوع انسانی کے تمام عہدوں تمام مذہبوں اور تمام قوموں کا عالمگیر اتفاق انکی الہامی اصلیت پر ایک بہت بڑی دلیل ہے پس جہاں تک اعمال کا تعلق ہے میں انھیں باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں جنکی اچھائی عام طور پر جانی بوجھی ہوئی ہے اور انھیں باتوں سے روکتا ہوں جن سے عام طور پر نوع انسانی نے انکار کیا ہے یعنی میں معروف کا حکم دیتا ہوں منکر سے روکتا ہوں پس جب میری دعوت کا یہ حال ہے تو پھر کسی انسان کو بھی جسے نیکی اور راستی سے اختلاف نہیں کیوں مجھ سے اختلاف ہو وہ (قرآن) کہتا ہے یہی راہ عمل نوع انسانی کے لیے خدا کا ٹھہرایا ہوا فطری دین ہے اور فطرت کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی الدین القیم ہے یعنی سیدھا اور درست دین جس میں کسی طرح کی کجی اور خامی نہیں یہی دین حنیف ہے جسکی دعوت حضرت ابراہیم نے دی تھی اسی کا نام میری اصطلاح میں الاسلام ہے یعنی خدا کے ٹھہرائے قوانین کی فرمانبرداری پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ وہ (قرآن) کہتا ہے خدا کا ٹھہرایا ہوا دین جو کچھ ہے وہ یہی ہے اسکے سوا جو کچھ بنالیا گیا ہے وہ انسانی گروہ بندیوں کی گمراہیاں ہیں پس اگر تم خداپرستی کی اصل پر جو تم سب کے یہاں اصل دین ہے جمع ہوجاؤ اور خود ساختہ گمراہیوں سے باز آجاؤ تو میرا مقصد پورا ہوگیا میں اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا (ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۵)

ان ساری عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام صرف ان باتوں کا نام ہے جن میں کسی مذہب ملت کا کسی دین اور دھرم کا، کسی گروہ کا، کسی جماعت کا، کسی قوم کا اختلاف نہو جیسے سچ بولنا دیانتداری کرنا، مظلوم کی فریادرسی کرنا ظلم نہ کرنا جھوٹ نہ بولنا بددیانتی نہ کرنا اور جن باتوں میں اختلاف ہے جیسے نماز پڑھنا روزہ رکھنا زکات دینا حج کرنا خدا کو ایک ماننا جنت و دوزخ کو مقام آرام و آلام تسلیم کرنا حشر و نشر و عذاب و ثواب قبر وغیرہا تمام ضروریات دینیہ کا اقرار کرنا منکرین ضروریات دین کو کافر و مرتد جاننا جو تعلیمات و مسائل قرآن عظیم کو اپنی ادھی ادھوری لولی لنگڑی اور ناکارہ عقل اور سائنس کے سانچے میں ڈھال کر پیش کرے اوسے زندیق و ملحد یقین کرنا بلکہ سرے سے قرآن عظیم ہی کو ماننا کہ اوس میں

بھی تو وہ مسائل ہیں جن میں کفار کو اختلاف ہے اسلام ہی کو حق جاننا اور دوسرے تمام مذاہب*

* اور دوسرے تمام ادیان کو باطل [illegible] سمجھنا مذہب اہلسنت کی ضروریات [illegible] ہے

دیوبندی وہابی چکڑالوی قادیانی خاکسار احراری لیگی کانگریسی دھریہ وغیرہ کو کافر و بددین سمجھنا یہ سارے مسائل دینیہ یقینیہ کو برحق تصور کرنا یہ سب ساختہ گمراہیاں ہیں گروہ بندیوں کی گمراہیاں ہیں۔ دین قیم کے خلاف ہے اونکو الاسلام سے سروکار نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیونکہ وہ صاف صاف کہہ چکا کہ ان متفق علیہ و مشترک باتوں کے سوا جو کچھ بنالیا گیا ہے وہ انسانی گروہ بندیوں کی گمراہیاں ہیں۔ سرے سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجود ہی پر تمام انسانوں کا اتفاق نہیں بدبختوں جینیوں دہریوں کو معاذ اللہ وجود خدا ہی سے انکار ہے تو اوس نے قرآن پاک کا فرمان معاذ اللہ یہ بتایا کہ بس سچ بولو جھوٹ مت بولو، دیانتداری کرو۔ بددیانتی سے کنارہ کرو، ماں باپ کی خدمت، ہمسایہ سے سلوک، مسکینوں کی خبرگیری، مظلوم کی دادرسی کرتے رہو ظلم اور بدسلوکی سے پرہیز رکھو بس صرف ایسی ہی چند باتیں جو سب انسانوں کی متفق علیہ ہیں اونھیں پر عامل ہوجاؤ اور اسلام و قرآن، رسول و رحمن جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سرے سے قطعاً انکار کرکے کھلے ہوئے دہریے بن جاؤ بس تم مسلمان ہوگئے اسی کا نام الاسلام ہے اسی کا نام الدین القیم ہے والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔ آہ! کیا غضب ہے دہریت کو اسلام بتاکر اوسکی اشاعت کی جارہی ہے۔ حیف! کیسا ظلم ہے کہ انکار قرآن کو قرآنی تعلیم بتایا جارہا ہے۔ افسوس! کیسا ستم ہے کہ بیدینی کا نام الدین القیم رکھا جارہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے گاندھی کی غلامی، یہ ہے احرار کانگریس کی امامی، یہ ہے مشرک ابوالکلامی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہی ضلع لاہور کی رد ت کمیٹی نظم مسمی بہ سیرت کمیٹی بھی تو ہے ناپاک رسالہ نور کامل کے صفحہ ۲۰ پر آیت کریمہ کا منگھڑت ترجمہ یہی لکھتی ہے کہ ایمان والے ہوں یہودی ہوں نصاریٰ ہوں صابی ہوں (کوئی ہو) جو بھی خدا اور آخرت پر ایمان لایا اور نیک کام کیے اوس کیلئے خدا کے ہاں اجر ہے اوس کے لیے کوئی خوف و غم نہیں۔ پھر اسکے بعد اسکا ناپاک نتیجہ دیتی ہے کہ دیکھو مشہور مذاہب عالم کے تعین کو کس جامعیت کے ساتھ حصول نجات کے ارکان ثلٰثہ کی بشارت دیجاتی ہے توحید کامل پر ایمان اور جزا و سزا کا یقین اور عمل صالح۔ صرف تین لفظ ہیں مگر راحت دائمی کے حصول کا سرچشمہ ہیں اور نجات کی کلید

اس عبارت کفریہ کا تفصیلی رد قاہر تو شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام حامی سنیت مظہر اعلیحضرت
استاذی المعظم حضرت مولنا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ
قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہم القدسیہ کے رسالہ مبارکہ مسمی بنام
تاریخی راز سیرت کمیٹی میں ملاحظہ ہو مگر ہمیں مختصر طور پر صرف اس قدر کہنا ہے کہ اس ناپاک عبارت
میں بد سیرت کمیٹی نے صاف کہدیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کی رسالت پر
ختم نبوت پر قرآن عظیم پر بلکہ کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ پر ایمان لانا ضروری نہیں جو یہودی نصرانی
صابی پارسی ہندو صرف اتنا مانتا ہو کہ اللہ ایک ہے جزا و سزا ملیگی اچھے کام کرتا ہو بس وہ جنتی
ہے راحت دائمی کا مستحق ہے نجات ابدی کا سزاوار ہے خواہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ و
علی آلہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی و رسول نہ مانتا ہو مگر حضور علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام کو نبی و رسول
بھی نہ جانتا ہو اگرچہ قرآن پاک کے کتاب الہی ہونے کا بھی منکر ہو مگر ان تین باتوں کے سبب وہ ضرور
جنتی ہے والعیاذ باللہ تعالی ۔ اس عبارت میں مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے اونکے دکھانے کو
توحید کامل کا لفظ رکھا مگر اپنے اسی ناپاک رسالے نور کامل کے صفحہ ۲۶ پر مسلمانوں کو رام چندر گوتم بدھ
کرشن فریدون زرتشت وغیرہم تمام رشیوں منیوں کی پیغمبری پر ایمان لانے کا حکم دیا اور اسی ناپاک
رسالہ نور کامل کے صفحہ ۱۲ پر صاف لکھدیا کہ گوتم بدھ نے اگرچہ دیوتاؤں کی نفی کی لیکن کسی ایک
وجود کا اثبات بھی نہیں کیا یعنی گوتم بدھ وجود الہی کا قطعاً منکر زندیق ملحد دہری تھا اوسکی
پیغمبری پر ایمان لانے کا حکم دینے کے معنی اسکے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں کہ وجود خداوندی کا انکار بھی
معاذ اللہ سراسر حق ہے کیونکہ یہ بھی ایک پیغمبر کا عقیدہ تھا اور اوسکی اپنے چیلوں کو یہی تعلیم تھی۔
یہی ناپاک سیرت کمیٹی اپنے رسالے پیغمبر اسلام کے صفحہ ۳ پر ہندو دھرم بدھ ازم نصرانیت یہودیت
مجوسیت وغیرہ تمام مذہبوں کے متعلق لکھتی ہے تمام مذاہب انسانوں کی بھلائی کے لیے آئے ہیں
اور وہ بنیادی اصول جو انھوں نے اس مقصد کی تکمیل کے لیے پیش کیے ہیں قریباً یکساں ہیں
اس واسطے مختلف مذہبی تعلیمات کا آپس میں مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس ناپاک
عبارت کا بھی صاف یہی مطلب ہوا کہ انسان کسی مذہب کو بھی اختیار کر لے خواہ یہودی ہو یا
نصرانی مجوسی ہو جائے یا ہندو یا بدھ ازم کا عقیدہ اختیار کر کے سرے سے وجود الہی کا منکر اور

دہری ہو جائے اوسکو نجات اور بھلائی حاصل ہو جائے گی والعیاذ باللہ تعالی تو اس بد سیرت کمیٹی کی
تمام تر ناپاک تعلیمات کا خلاصہ یہی نکلا کہ کھلے ہوئے دہری اور ملحد بن جاؤ اور تمام مذہبیت
دونوں کو حق مانو ۔ اسی طرح جیسے مسٹر ابو الکلام نے بتایا کہ صرف اونھیں چند باتوں پر عامل ہو جاؤ جو سب
انسانوں کے نزدیک متفق علیہ اور سب کو مسلم ہیں اور تمام عقائد سے بے نیاز حتی کہ وجود الہی کے بھی
منکر ہو جاؤ والعیاذ باللہ تعالے ۔

آہ کیا خباثت ہے اشاعت دہریت کا نام اشاعت سیرت رکھا جا رہا ہے اُف کس قدر
غضب ہے کفر و دہریت کو قرآنی تعلیم بتا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے ۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون ۔

یہی مشرقی خبیث بھی کہتا ہے کہ اسلام میرے نزدیک سب اولیا و اصفیاء سے گزر کر صرف
محمد صلعم کی پیروی نہیں اونکے لائے ہوئے قانون کی پیروی انبیاء کے لائے ہوئے طریق عمل (دین)
کی پیروی ہے قانون فطرۃ کی پیروی ہے توراۃ اور انجیل زبور اور متحدہ صحف نوح اور صحف ابراہیم
بلکہ وید اور ژند اوست کے لائے ہوئے مشترک قانون کی پیروی ہے متفقاً اور متحداً پیروی ہے
عملاً اور معناً پیروی ہے قولاً اور اعتقاداً پیروی ہرگز نہیں (ڈھائی سطروں کے بعد لکھتا ہے)
یہی اتحاد عین اسلام بلکہ میری دانست میں تمام اسلام ہے یہی نفاق اور تفرقہ عین شرک ہے (تذکرہ
اردو دیباچہ صفحہ ۶۲،۶۱) پھر لکھتا ہے کہ عقیدے اور رسمیں کچھ شے نہیں عیسائی اور موسائی کرشنوی
اور محمدی بننا کچھ شے نہیں یہ بھی ایک بت پرستی ہے (تذکرہ اردو دیباچہ صفحہ ۱۱)

ان عبارتوں میں مرتد مشرقی نے صاف صاف کہدیا کہ نصرانیت یہودیت ہندو دھرم اور محمدیت
یہ سب بت پرستی ہے، جن باتوں پر یہودیوں کی توراۃ و زبور و تلمود اور عیسائیوں کی بائبل اور انجیل
ہندوؤں کے وید اور پارسیوں کی ژند اوست یہ سب کتابیں متفق ہیں بس صرف اونھیں چند
باتوں کی پیروی کرنے کا نام اسلام ہے اور ان تمام کتابوں میں سے کسی کتاب کا بھی جن باتوں
میں اختلاف ہے اونکی پیروی کرنا نفاق و تفرقہ اور شرک ہے پھر صاف تر کہدیا کہ عقیدے
اور رسمیں کچھ شے نہیں جو شخص کسی قسم کا کوئی عقیدہ رکھے وہ بت پرست ہے یعنی رسالت
رسل و حقانیت قرآن و توحید الہی حتی کہ وجود خداوندی کے تمام عقیدوں کا قطعاً انکار کر کے

کھلے ہوئے ملحد اور دہریے بن جاؤ اور صرف ان چند باتوں پر عمل پیرا ہو جاؤ جن پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے بس اسی دہریت ہی کا نام اسلام ہے والعیاذ باللہ تعالٰی یہ ہے مرید مشرقی کی قرآن دانی یہ ہیں اوسکے قرآنی حقائق۔

آہ! کیسی بے حیائی ہے قرآن عظیم پڑھ پڑھ کر اوسکا مطلب یہ بتایا جاتا ہے کہ اسلام چھوڑ کر دہریے بن جاؤ۔ آہ! کیسی بے غیرتی ہے کہ اسلام چھوڑنے کا نام اسلام رکھا جاتا ہے تم انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے زمانے کی نام نہاد مسلم لیگ بھی اسی دہریت والحاد کی تعلیم دے رہی ہے چنانچہ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء جمعرات کے ۹ بجے ڈونگری پر قیصر باغ (شہر بمبئی) میں مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مسٹر علی محمد خان لیڈر آف مسلم لیگ منعقد ہوا جسکی روداد گجراتی اخبار انصاف روزانہ بمبئی مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱ جلد ۳ کے صفحہ اول پر شائع ہوئی اوس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مشہور لیڈر راجہ محمود آباد نے اپنی تقریر میں کہا افسوس ہے کہ آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اوٹھا کر مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے گر ہاں سیاست میں ہے آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ آگے چلکر آپ نے کہا ہمارے مولوی اور مولنا کہلانے والے ہمکو ملیامیٹ کر رہے ہیں انھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں اون سے ہمکو بچنا چاہیے۔ آپس کے جھگڑوں فسادوں کو دور کر کے منظم ہو جانا چاہیے یاد رکھو کہ تنظیم زمانہ موجودہ کا جہاد ہے اس جہاد پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ وہ زمانہ چلا گیا جب کہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا آج ایسی جماعت کو مضبوط کرو جو مسلمان بنائے جو نہ اپنے آپ کو احراری کہے نہ سرخ پوش بلکہ فقط مسلمان ہی کہے اور وہ یہی مسلم لیگ ہے۔ ملاحظہ ہو اس تقریر میں راجہ صاحب نے کھلم کھلا کہدیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل اس وقت مسلمانوں کو مت سناؤ کیونکہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے مسائل سنانے سے مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیلتی ہے۔ صاف کہدیا کہ آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ یعنی گمراہی سے بچنے کے لیے مذہب کا نام بھی چھوڑ دینا چاہیے۔ صاف کہدیا کہ مولوی اور مولنا کہلانے والوں کا بائیکاٹ کر دینا چاہیے صاف کہدیا کہ انھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں ان سے ہمکو بچنا چاہیے یعنی مذہبی دکانوں سے مذہب کا سودا مت خریدو۔ صاف طور پر لامذہب ہو جاؤ۔ صاف کہدیا کہ وہ زمانہ چلا گیا جب کہ ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا تھا آج ایسی جماعت مضبوط کرو

جو مسلمان بنائے یعنی اب کسی مدعی اسلام کو کافر مت کہو بلکہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہے بس اوسکو مسلمان کہو خواہ وہ کسی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار یا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی توہین یا اللہ عزوجل کی تکذیب کرتا ہو کیونکہ اب کسی کو کافر کہنے کا زمانہ نہیں رہا بلکہ ہر ایک کو مسلمان کہنے کا وقت آگیا۔ صاف کہدیا کہ مسلم لیگ کو مضبوط کرو جو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہتی ہے۔ اس عبارت میں صاف کہدیا کہ ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات و مسائل کو یکسر چھوڑ دو لامذہب ہو جاؤ اور انتہائی ستم یہ کہ اس لامذہبیت اور بیدینی ہی کو اسلام بتایا جا رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اخبار الامان دہلی ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳ پر مسلمانان ہند کے نام لیگ کے قائد ملت مسٹر جینا کا پیغام عید شائع ہوا اوس میں وہ کہتا ہے قرآن پاک میں انسان کو خلیفۃ اللہ کہا گیا ہے اگر انسان کے متعلق اس بیان کو کوئی اہمیت ہے تو اس بنا پر ہمارے اوپر قرآن پاک کی پیروی کا ایک فرض عائد ہوتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو اللہ تعالٰی نے بنی نوع انسان کے ساتھ کیا ہے وسیع ترین مفہوم کے لحاظ سے یہ فرض محبت و رواداری کا فرض ہے اور یقین فرمائیے یہ فرض کوئی سلبی فرض نہیں بلکہ ایک اثباتی فرض ہے اگر اللہ کی مخلوق کے ساتھ وہ چاہے جس ملت سے تعلق رکھتے ہوں محبت و رواداری پر ہمارا عقیدہ ہے تو ہمیں اپنے روزمرہ کے سیدھے سادے فرائض اور خاموش تقوی کے سلسلے میں اس عقیدے پر کاربند ہونا چاہیے۔ اس کفری عبارت میں مسٹر جینا نے ہر کافر و مسلم ہر لامذہب و بیدین کے ساتھ محبت رکھنا مسلمانوں پر قرآنی فرض بتا دیا اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالٰی پر بھی افترا کر دیا کہ اوسکو بھی ہر مذہب و ملت کے انسان کے ساتھ محبت ہے والعیاذ باللہ تعالٰی حالانکہ قرآن پاک کا کھلا ہوا ارشاد ہے فان اللہ لا یحب الکفرین بیشک اللہ کافروں کے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ اسی قرآن پاک کا صریح ارشاد ہے فان اللہ عدو للکفرین بیشک اللہ تعالٰی تمام کافروں کا دشمن ہے۔ اسی قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے فان اللہ لا یرضی عن القوم الفسقین یعنی (کافر تو کافر ہے) بیشک اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں۔ قرآن پاک کے ان کھلے ہوئے روشن ارشادات کو مسٹر جینا نے مونھ بھر کر جھٹلا دیا اور پھر اپنے اس کفر ملعون کا قرآن پاک پر افترا جڑ دیا۔ اسی طرح قرآن پاک کی بکثرت آیات مقدسہ ہیں جن میں کفار اور مشرکین کے ساتھ محبت اور دوستی کو کھلم کھلا قطعًا حرام فرمایا گیا اس کا ایمان افروز بیان صاحب حجت قاہرہ مؤید ملت طاہرہ شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام مظہر اعلیٰحضرت

حضرت مولٰنا مولوی مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خانصاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی
دام ظلہم العالی کے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی راز سیرت کمیٹی میں ملاحظہ ہو اس وقت مسٹر جینا کے
کفر و ارتداد کو واضح تر کرنے کے لیے ہم صرف دو ہی آیت کریمہ تلاوت کرتے ہیں قد کانت لکم اسوۃ
حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا برءٓؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا
بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ یعنی بیشک ابراہیم اور
اونکے ساتھ والوں میں تمہارے لیے پیروی کا اچھا نمونہ ہے جب اونھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بیزار ہیں
تم سے اور اون سب سے جنکو خدا کے سوا تم نے معبود بنا رکھا ہے ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں
ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت کھل گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ (ترجمۂ رضویہ) لاتجد قوما یؤمنون
باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم
اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلہم جنت تجری من تحتہا الانہر خلدین
فیہا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون ۝ یعنی تو نہ پائے گا
اون لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ دوستی کریں اوس سے جس نے اللہ اور اوسکے رسول
سے مخالفت کی چاہے وہ اون کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔ یہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں اللہ تعالیٰ
نے ایمان لکھدیا اور اپنی طرف کی روح سے اونکی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لیجائیگا جنکے نیچے نہریں
رواں ہیں ہمیشہ اون میں رہیں گے اللہ اون سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں
سنتا ہے اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے (ترجمۂ رضویہ) مسٹر جینا نے ہر مذہب وملت کے کافروں اور مشرکوں
کے ساتھ محبت و رواداری کو مسلمانوں پر فرض اور اسی کو خلافت الٰہیہ کا مقتضی بتا کر آیات قرآنیہ کو مونھ بھر کر
جھٹلایا اور اپنے اس کفر ملعون کا افترا قرآن پاک پر تھوپ دیا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ پھر جب
مسٹر جینا کے نزدیک ہر مذہب وملت کے تمام کافروں اور مشرکوں کے ساتھ محبت و رواداری فرض ٹھہری
تو اشاعت اسلام و اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد و قتال معاذ اللہ حرام ٹھہرا تو یہ معاذ اللہ خود حضور اکرم
سید القاہرین علی الاعدا و رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اور تمام صحابۂ کرام و مجاہدین اسلام رضی
عنہم اللہ الملک المنعام پر سخت ناپاک ترین حملہ ہوا جب مسٹر جینا کے اس ناپاک فتوے سے اشاعت اسلام و
اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے حضور اقدس علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام اور تمام صحابۂ کرام و مجاہدین اسلام

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تمام کارنامہائے جہاد و قتال معاذ اللہ سب ناجائز و حرام و غلط و باطل ٹھہرے تو
مسٹر جینا کے اس ملعونہ پیغام کا خلاصہ بھی یہی ہوا کہ اسلام غلط و باطل ہے اور بیدینی و الحاد ہی صحیح و
درست ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آہ! کیا ستم شعاری ہے کہ دہریت پر اسلام کا پردہ ڈالکر اوسکی اشاعت کی جا رہی ہے۔ اُف! کیسی
جفاکاری ہے کہ تعلیمات اسلام کے شہد میں الحاد و بیدینی کا زہر ملا کر مسلمانوں کے قلوب میں پیوست کیا جا رہا ہے
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہاں میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ان لیڈران قوم کی یہ اشاعت بیدینی و لامذہبی ہمارے
آج کے زمانہ آویزش لیگ و کانگریس و چپقلش خاکسار و احرار کی جدید نہیں بلکہ اسکی تحریک سنہ ۱۹۲۰ء
میں شروع کی جا چکی تھی جبکہ بابائے خلافت مسٹر شوکت علی آنجہانی نے جلسہ خلافت کمیٹی الہ آباد ۲ جون
سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ اعلان کیا کہ الہ آباد میں ایک ایسا فیصلہ صادر کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ
کو انشاء اللہ ترقی دیگا بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو و مسلمانوں کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پراگ
یا سنگم کو ایک مقدس علامت ٹھہراتا ہے (تحقیقات قادریہ بحوالۂ ہمدم لکھنؤ ۸ جون سنہ ۱۹۲۰ء)

اب آپ پر روشن ہو گیا کہ ان تمام لیڈروں کا واحد مقصد صرف یہی ہے کہ ایک ایسا جدید مذہب
گڑھا جائے جو کافر و مسلم میں بلکہ کفر و اسلام میں امتیاز مٹا دے۔ یہ وہی دہریت تو ہے اسی کا نام تو
الحاد ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور اس تحریک کی بنیاد خود امام اللیڈر پیر نیچر سر سید احمد خان کولی علیگڈھی نے رکھی چنانچہ وہ اپنی
کتاب تفسیر القرآن جلد اول صفحہ ۲۹ پر لکھتا ہے: خدا اور پیغمبر میں بجز اوس ملکۂ نبوت کے جسکو ناموس اکبر
اور زبان شرع میں جبرئیل کہتے ہیں اور کوئی ایلچی پیغام پہنچانے والا نہیں ہوتا اوس کا دل ہی وہ آئینہ ہوتا
ہے جس میں تجلیات ربانی کا جلوہ دکھائی دیتا ہے اوسکا دل ہی وہ ایلچی ہوتا ہے جو خدا کا پاس پیغام
لیجاتا ہے اور خدا کا پیغام لیکر آتا ہے وہ خود ہی وہ مجسم چیز ہوتا ہے جس میں سے خدا کے کلام کی
آوازیں نکلتی ہیں وہ خود ہی وہ کان ہوتا ہے جو خدا کے بے حرف و بے صوت کلام کو سنتا ہے خود ہی
اوس کے دل سے فوارے کی مانند وحی اوٹھتی ہے اور خود ہی اوس پر نازل ہوتی ہے اوسی کا عکس
اوس کے دل پر پڑتا ہے جسکو وہ خود ہی الہام کہتا ہے اوسکو کوئی بلواتا نہیں بلکہ وہ خود ہی بولتا ہے

اور خود ہی کہتا ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ جو حالات و واردات ایسے دل پر
گزرتے ہیں وہ بھی بمقتضائے فطرت انسانی اور سب کے سب قانون فطرت کے پابند ہوتے ہیں وہ
خود اپنا کلام نفسی ان ظاہری کانوں سے اسی طرح پر سنتا ہے جیسے کوئی دوسرا شخص اوس سے
کہہ رہا ہے وہ خود اپنے آپ کو ان ظاہری آنکھوں سے اس طرح پر دیکھتا ہے جیسے دوسرا شخص اوسکے
سامنے کھڑا ہے۔ ان واقعات کے بتلانے کو اگرچہ یہ قول یاد آتا ہے کہ تا نہ راہیں بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی،
مگر ہم بطور تمثیل کے گو وہ کیسی ہی کم رتبہ ہو اسکا ثبوت دیتے ہیں ہزاروں شخص ہیں جنھوں نے مجنونوں
کی حالت دیکھی ہوگی وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کانوں سے آوازیں سنتے ہیں تنہا ہوتے ہیں مگر اپنی
آنکھوں سے اپنے پاس کسی کو کھڑا ہوا باتیں کرتا ہوا دیکھتے ہیں وہ سب اونھیں کے خیالات ہیں جو سب
طرف سے بے خبر ہوکر ایک طرف مصروف اور اوس میں مستغرق ہیں اور باتیں سنتے ہیں اور باتیں کرتے
ہیں پس ایسے دل کو جو فطرت کی رو سے تمام چیزوں سے بے تعلق اور روحانی تربیت پر مصروف اور
اوس میں مستغرق ہو ایسی واردات کا پیش آنا کچھ بھی خلاف فطرت انسانی نہیں ہے ہاں ان دونوں
میں اتنا فرق ہے کہ پہلا مجنون ہے اور پچھلا پیغمبر گو کہ کافر پچھلے کو بھی مجنون بتاتے تھے۔

اس ناپاک ملعون عبارت میں نیچر نے صاف صاف بتا دیا کہ پیغمبروں نے اپنی امتوں کے سامنے
جو کلام الٰہی پیش کیا وہ کلام الٰہی ہرگز نہ تھا بلکہ وہ سب اونھیں پیغمبروں کے دلوں کے خیالات تھے جو
فوارے کے پانی کی طرح اونھیں کے قلوب سے جوش مار کر نکلے اور پھر اونھیں کے دلوں پر نازل ہوگئے
جبریل کسی ہستی کا نام نہیں فرشتوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ جیسے پاگل اپنی دماغی بیماری کے سبب یہ
سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کھڑا ہوا مجھ سے باتیں کر رہا ہے اور حقیقت میں وہاں کسی کا وجود نہیں
ہوتا وہ سب اوسی پاگل کے خیالات ہیں اسی طرح لوگوں کی روحانی تربیت میں مصروف ہونے کے
سبب پیغمبر بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس جبریل خدا کا یہ کلام لائے فرشتوں نے خدا کا یہ پیغام پہنچایا
ورنہ درحقیقت نہ جبریل کا وجود ہے نہ کسی اور فرشتے کا بلکہ وہ سب اوسی پیغمبر کے دل کے خیالات
ہیں جو پیغمبر کو فرشتوں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس کفر ملعون نے تمام انبیاء و مرسلین
علیہم الصلاۃ والسلام کو جھوٹا بنایا کہ وہ اپنے دلوں کے خیالات کو کلام الٰہی کہا کرتے تھے۔ توراۃ مبارکہ
زبور مقدس انجیل شریف قرآن عظیم غرضا تمام کتب الٰہیہ کو معاذ اللہ انسانی خیالات ٹھہرایا۔ نہ صرف ملت محمدیہ

بلکہ ملت عیسویہ ملت موسویہ ملت ابراہیمیہ تمام الٰہی امتوں کو باطل اور انسان کا گڑھا ہوا بنایا۔
جب پیر نیچر کے دھرم میں تمام کتب سماویہ انسانی خیالات ٹھہر چکیں تمام ادیان الٰہیہ لوگوں کے گڑھے
ہوئے طریقے ہوگئے۔ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام معاذ اللہ جھوٹے ٹھہر چکے تو اب بجز دہریت
والحاد کے سوا کیا رہ گیا! کیا بیدینی اور دہریت کا اس سے بھی زیادہ منظر تصور کیا جا سکتا ہے والعیاذ
باللہ تبارک وتعالیٰ۔

آہ! تکذیب القرآن کا نام اور تفسیر القرآن اوسکا نام۔ آہ! کفر و الحاد کی زہریلی گولیوں پر
تعلیمات اسلام کی شکر لپیٹ کر مسلمانوں کو نگلوایا جا رہا ہے۔ یہ ہے قوم کی لیڈری! یہ ہے مسلمانوں
کی ریفارمری انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس جنگ بنیاد کو رکھنے کے لیے نیو ہندوستان میں سب سے پہلے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی
علیہ ما علیہ نے کھو دی چنانچہ اوس نے اپنی ناپاک کتاب تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲ پر لکھا اور اس زمانے
میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں کتنے پہلوں کی رسموں کو پکڑتے ہیں کتنے قصے بزرگوں کے
دیکھتے ہیں اور کتنے مولویوں کی باتوں کو جو انھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں سند
پکڑتے ہیں اور کتنے اپنی عقل کو دخل دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے
کلام کو اصل رکھیے اور اوسی کو سند پکڑیے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے اور جو قصے بزرگوں کا یا کلام
مولویوں کا اوسکے موافق ہو سو قبول کیجیے اور جو موافق نہ ہو اوس کی سند نہ پکڑیے اور جو رسم اوس کے
موافق نہ ہو اوسکو چھوڑ دیجیے اور یہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کے کلام سمجھنا بہت مشکل ہے
اوسکو بڑا علم چاہیے ہمکو وہ طاقت کہاں کہ اونکا کلام سمجھیں اور صفحہ ۳ پر لکھا سو یہ بات غلط ہے
اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف صریح ہیں اونکا سمجھنا
مشکل نہیں اور صفحہ ۴ پر لکھا ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کی تحقیق کریں
اور اوسی کو سمجھیں اور اوسی پر چلیں اور صفحہ ۷ پر لکھا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اوسی کے حکم کو
سند سمجھنا یہ بھی اونھیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی
یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اوس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔

ان کفری عبارتوں کا مفصل رد قاہر تو حضور پرنور امام اہلسنت مجدد اعظم اعلیحضرت

عظیم البرکۃ مولٰنا شاہ عبد المصطفےٰ احمد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ
مبارکہ الکوکبۃ الشہابیہ علیٰ کفریات ابی الوہابیہ میں ملاحظہ ہو ہمیں اس وقت مختصراً صرف
اس قدر کہنا ہے کہ ان ناپاک عبارتوں میں اس دہلوی مردک نے ہر جاہل ہر خر ناشخص ہر گبدی ہر اجہل کو علماء
کرام و اولیائے عظام و مفسرین عالی مقام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی اور اتباع سے بے نیاز
کرکے صاف اختیار دیدیا کہ قرآن وحدیث کو خود اپنی ہی عقل سے سمجھے اور جو کچھ خود اوس کی سمجھ میں آئے
اوسی کو وہ اپنا دین ومذہب بنائے صحابۂ کرام و اہلبیت عظام و ائمہ اعلام و مفسرین عالی مقام کے ارشادات
کو وہ خود ہی اپنی سمجھ سے پرکھے ان حضرات کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جس کسی کا جو کوئی قول بھی اوسکو
قرآن وحدیث کے خلاف نظر آئے اوسکو نہایت بے باکی کے ساتھ رد کرے اور جو کچھ اپنی سمجھ میں قرآن و
حدیث کے مطابق پائے اوسے قبول کرلے۔ یہی وہ کفری اور زہریلی ناپاک تلقین ہے جس نے ہندوستان
میں نئی نئی بد مذہبیوں اور بد دینیوں کا دروازہ کھول دیا انھیں ناپاک کفری عبارتوں نے ہر بوالہوس
ہیولے گھامڑ کو حضرات علماء رد اور تیا ,بلکہ صحابۂ اتقیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مونھ کھولکر اعتراض کردینے
کی جرأت دلائی۔ اسمٰعیل دہلوی نے اپنی اسی اصل کفری کی بنا پر جیسیوں نے کفریات گڑھ ڈالے اور مسلمانوں
کو دھوکے دینے کے لیے آیات قرآنیہ کے من گھڑت غلط مفاہیم ومطالب بیان کرکے اون پر پردے ڈالے
امام الوہابیہ کی اسی اصل کفری کو لیکر قاسم نانوتوی اوٹھا اور اوس نے کہا کہ آیت کریمہ میں وخاتم النبیین
کے معنی میری سمجھ میں یہ ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بالذات نبی ہیں اور حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم سے پہلے جتنے نبی تشریف لاچکے وہ سب بالعرض نبی تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ وسلم کے بعد جس قدر نئے نبی پیدا ہوں وہ سب کے سب بالعرض نبی ہونگے (نبی بالذات کے معنی وہ جسکو
بغیر کسی کے واسطے کے نبوت ملی ہو۔ نبی بالعرض کے معنی وہ جس کو کسی دوسرے کے طفیل اور اوس کے
واسطے سے نبوت ملے) تو اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بعد بھی نئے نبی پیدا ہوں تو وہ
سب بالعرض نبی ہونگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم بدستور بالذات نبی رہینگے اور حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بعد جدید پیغمبروں کے پیدا ہونے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑے گا۔ امام الطائفہ کی اسی اصل کفری کو لیکر مرزا آغا دیانی اوٹھا
اور اوس نے کہا کہ میری سمجھ میں خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم

افضل الانبیا ہیں۔ خاتم مہر کو کہتے ہیں جس طرح مہر شاہی سے ارکان سلطنت کو اونکے عہدوں اور منصبوں
کے پروانے ملتے ہیں اوسی طرح قیامت تک جتنے نبی پیدا ہونگے سب کو حضور علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام
ہی کی مہر سے نبوت تقسیم ہوتی رہیگی۔ شیخ الوہابیہ کی اسی اصل کفری کو لیکر چیر بیچر اوٹھا اور اوس نے کہا
کہ میری سمجھ میں۔ آیت کریمہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کے یہ معنی ہیں کہ جبریل یا
خدا کا کوئی فرشتہ خدا کا پیغام نبی کے پاس نہیں لاتا نہ نبی پر خدا کی طرف سے کوئی کلام نازل ہوتا ہے
خود پیغمبر ہی کے دل کے خیالات اور قلبی جذبات ہوتے ہیں جو فوارے کی طرح اوسی کے دل سے نکلکر پھر
اوسی کے دل پر نازل ہوجاتے ہیں وہ خود بھی اپنی طرف سے کہدیتا ہے کہ یہ میری باتیں نہیں بلکہ خدا کی
آئی ہوئی ہیں۔ امام النجدیہ کا اسی اصل کفری کو لیکر چکڑالوی اوٹھا اور اوس نے کہا کہ میری سمجھ میں
آیت کریمہ فبای حدیث بعدہ یؤمنون کے یہ معنی ہیں کہ قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کو ماننا شرک
اور حدیثوں پر ایمان لانے والا مشرک ہے۔ آیت کریمہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک کے معنی میں
یہ سمجھتا ہوں کہ رسول کا مرتبہ ایک ڈاکیے اور ایلچی سے زیادہ نہیں صرف اتنا امتیاز ہے کہ رسول بندوں
کے پاس خدا کا فرمان پہنچا دیتا ہے۔ شیخ النجدیہ کی اسی اصل کفری کو لیکر گاندھوی اوٹھا اور
اوس نے کہا آیت کریمہ یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا الیھود والنصٰری اولیاء کے معنی میری سمجھ
میں یہ ہیں کہ صرف یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے۔ مگر ہندوستان کے کفار ہنود
کے ساتھ وداد نہ صرف وداد بلکہ اتحاد نہ صرف اتحاد بلکہ اونکے ساتھ بالکل گھل مل کر اونکی محبت میں
فنا ہوکر اون سے کامل اتحاد فرض ہے جو اس گاندھوی فرض پر عمل نہ کرے وہ اسلام کا مخالف
سلطنت اسلامیہ کا دشمن قوم مسلم کا غدار اور انگریزوں کا تنخواہ دار ہے۔ ابوالوہابیہ کی اسی اصل کفری کو
لیکر امام الاحرار مسٹر ابوالکلام اوٹھا اور اوس نے کہا کہ میری سمجھ میں آیات کریمہ ان اللہ ربی وربکم ۵
والھنا والھکم واحد ۵ وقل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم کے معنی یہی ہیں کہ توحید الٰہی
ورسالت نبوی وحقانیت قرآن حق کو وجود الٰہی وغیرہا تمام ایسے عقائد ومسائل جن میں کچھ انسانوں کا
اختلاف ہے وہ سب انسانی گروہ بندیوں کی گمراہیاں ہیں۔ اسلام صرف اونھیں چند باتوں کا نام
ہے جن پر تمام اہل مذہب ولامذہب متفق ومتحد ہیں۔ بابائے نجدیہ کی اسی اصل کفری کو لیکر مسٹر
عنایت اللہ مشرقی اوٹھا اور اوس نے کہا کہ میری سمجھ میں آیت کریمہ اتبعوا الدین ولاتفرقوا فیہ

کے معنی یہ ہیں کہ تمام مذہبوں اور سب دھرموں کی جملہ مذہبی کتابوں اور دھرم پستکوں کا جتنی باتوں پر اتفاق و اتحاد ہے بس صرف انھیں چند باتوں کا نام اسلام ہے۔ توحید خداوندی و رسالت رسل و حقانیت قرآن وغیرہ اعتقادیں چونکہ تمام مذہبوں اور سب دھرموں کا اتفاق نہیں لہٰذا جو شخص کہ تمام کے عقیدے کا بھی معتقد ہو وہ مشرک ہے۔ کبیر النجدیہ کی اسی اصل کفری کو لیکر لیگ کا قائد ملت مسٹر جینا اوٹھا اور اوس نے کہا کہ میری سمجھ میں آیت کریمہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے معنی یہ ہیں کہ ہر کس و ناکس ہر خرنا شخص خلیفۃ اللہ ہے اور خلیفۃ اللہ ہونے کے سبب اوس پر فرض ہے کہ ہر کافر و مسلم ہر اہل مذہب و لامذہب کے ساتھ محبت و رواداری رکھے۔

اور جب کہا گیا کہ او مرتد نانوتوی! او بے ایمان چکڑالوی! او بیدین نیچری! او بدد یگانہ دھوئی! او لامذہب احراری! او اکفر الناس خاکساری! او گمراہ لیگی! تم سب تمام صحابہ و تابعین تبع تابعین و حضرات مفسرین و ائمہ دین و اجماع جملہ مسلمین کے بتائے ہوئے معانی قرآنیہ دینیہ کے خلاف اپنے جی سے جدید معانی گھڑ گھڑ کر اسلام سے خارج ہو گئے تو نانوتوی نے جواب دیا کہ ان سب کے بتائے ہوئے معنی غلط ہیں اور میں نے ٹھکانے کی بات کہی قادیانی نے کہا کہ مولوی تو سانپ کے بچے ہیں اسلام کے دشمن ہیں مجھے کسی تفسیر کی حاجت کیا؟ مجھ پر جو وحی ہوتی ہے اوسی سے میں قرآن کی تفسیر کر لیتا ہوں چکڑالوی بولا مولوی اتباع رسول کر کے کافر و مشرک ہو چکے ہیں ان کے بنائے ہوئے اجماعی معنی کا کیا اعتبار؟ نیچری بولا مولوی تنگ نظر ہیں کم ظرف ہیں انسیولائز (غیر مہذب) ہیں، مفسرین یہودیوں عیسائیوں کے پیچھے لگنے والے ان کے گڑھے ہوئے جھوٹے قصوں سے قرآن کی تفسیر کیا کرتے تھے۔ ان کے بتائے ہوئے معنی اگرچہ کیسے ہی اجماعی ہوں غلط ہیں۔ احراری بولا کہ پرانے زمانے کے ترقی نایافتہ غیر مہذب ملاؤں کے خیالات قابل اعتبار نہیں۔ مشرقی بولا مولویوں کا مذہب غلط ہے، ساڑھے تیرہ سو برس کے تمام ائمہ و علماء و اولیاء اور ان کی پیروی کرنے والے تمام کلمہ گویان اسلام سب کے سب کافر و مشرک اور جہنم کے ایندھن ہیں۔ لیگی بولا مولویوں نے مذہب کی دوکانیں کھول رکھی ہیں ہم تو ان کا بائیکاٹ کر چکے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسلمانو: آپ نے دیکھا اسمعیل دہلوی علیہ ما علیہ نے کیسا دلش بویا کہ ہر بدمذہب ہر بیدین کو نئی نئی لامذہبیاں نئی نئی بیدینیاں ایجاد کرنے اور اون پر قرآن و حدیث سے گڑھے ہوئے استدلالات کا پردہ

ڈالنے اور جملہ مفسرین و ائمہ دین و پیشوایان مسلمین کے اجماعیات و مسلمات کو رد کر دینے کا کیسا سبق دیا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جب ان تمام لیڈران قوم کا واحد مطمح نظر معاذ اللہ اسلام کی بیخ کنی و قرآن پاک کے ساتھ دشمنی اور الحاد و دہریت کی طرف گامزنی ہے تو یہ اپنے کفر و الحاد پر اسلام کا پردہ کیوں ڈالتے ہیں، کفر بالقرآن کو حکم قرآنی کیوں بتاتے ہیں کھلی ہوئی دہریت اور صریح الحاد کو اسلام کیوں بتاتے ہیں، بیدینی کا نام دینداری کیوں ظاہر کرتے ہیں؟ آخر کھلم کھلا روسی بالشویکوں کی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اسلام و ایمان، دین و قرآن، رسول و رحمٰن جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب کو چھوڑ کر کھلے ہوئے لامذہب اور بیدین بن جاؤ تو ادنیٰ تامل سے اسکا جواب ملتا ہے او اپنے رب کے سوا کسی سے نہ ڈرنے والے مولوی! یہ تیرے ہی جوتوں کا ڈر ہے کہ لیڈروں کی زبانوں پر اسلام کا نام باقی ہے۔ او تلواروں کے سایے میں، تیروں کی بارش میں، توپوں کے دہانوں کے سامنے، پھانسیوں کے تختوں پر کھلم کھلا حق کہنے والے مولوی! یہ تیرا ہی خداداد رعب ہے کہ قرآن کے دشمن بھی قرآن کا نام نہیں چھوڑ سکتے۔ او سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نیابت کا حق ادا کرنے والے مولوی! یہ تیری ہی حقانی شوکت، یہ تیری ہی ربانی ہیبت ہے کہ رسول و رحمٰن جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن بھی براہ راست کھلم کھلا رسول و رحمٰن جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ گالیاں سنانے کے اپنے ناپاک دلی منصوبے پورے نہیں کر سکتے۔ او مولیٰ والے مولوی! مولیٰ تبارک وتعالیٰ تیرا مددگار ہو اس زمانۂ پرفتن میں تو نے اوسی کی توفیق سے اپنی جان اور اپنی ذات کو، اپنی عزت اور اپنی آبرو کو اسلام و قرآن، رسول و رحمٰن جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کے لیے سپر بنا دیا ہے۔ آج جو مرتد بیدین اسلام و قرآن پر حملہ کرنے کے لیے اوٹھنا چاہتا ہے وہ افغانستان کا منظر، ترکستان کا نظارہ، ہندوستان کے واقعات دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور اوسے کھلم کھلا اسلام و قرآن پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ جتنی گالیاں وہ خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دینا چاہتا ہے وہ سب کی سب او میرے دینی پیشوا او میرے سچے مولوی! تجھے دے ڈالتا ہے، عورتوں کو نامحرموں سے پردے میں رہنے کا حکم قرآن پاک کی نصوص صریحہ میں

میں موجود ہے مگر جب کوئی لیڈر قرآنی پردے کا رد کرنا چاہتا ہے تو یوں نہیں کہتا کہ قرآن پاک نے پردے کا ایسا حکم دیکر ظلم کیا یا اللہ تبارک وتعالےٰ نے پردے کا یہ حکم غلط دیا بلکہ وہ یوں کہدیتا ہے کہ یہ مولوی کا ظلم ہے مولوی ہم کو پردے کا غلط طریقہ بتاتا ہے۔ بدمذہبوں' بیدینوں' مرتدوں' کافروں سے نفرت وعلیحدگی رکھنے کا حکم قرآن پاک کی صدہا آیات کریمہ میں صاف طور پر موجود ہے لیکن لیڈر اسکا یوں رد نہیں کرتا کہ خدا نے تفرقہ اندازی کی، خدا کو اتحاد نہیں بھاتا یا خدا نے یہ غلط حکم دیا بلکہ یوں کہتا ہے کہ مولوی تنگ نظر ہیں، مولوی اتحاد نہیں کرنے دیتے، مولوی آپس میں لڑاتے ہیں کلمہ گوئے اسلام اگر کسی مسئلہ ضروریۂ دینیہ کا معاذ اللہ منکر ہو جائے تو اوسکا کافر و مرتد ہو جانا قرآن پاک کی روشن آیات میں روشن طور پر فرما دیا گیا ہے لیکن لیڈر اس کا یوں رد نہیں کرتا کہ قرآن کا یہ حکم غلط ہے بلکہ یوں کہتا ہے کہ مولوی مسلمان کو کافر کہتا ہے مولوی کے پاس کفر کی مشین ہے مولوی اسلام کے دائرے کو تنگ کرتا ہے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی توہین وگستاخی کرنے والوں کی مذمتیں اور اونکی برائیاں جب مولوی قرآن پاک کی آیتوں سے سناتے ہیں تو لیڈر کو یہ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی کہ معاذ اللہ قرآن پاک بے تہذیب ہے یا معاذ اللہ قرآن پاک نے گالیاں دیں۔ بلکہ وہ یوں کہتا ہے کہ مولوی بدتہذیب ہے، مولوی گالیاں بکتا ہے۔ حیض ونفاس ونکاح وطلاق کے بہت سے مسائل صریح طور پر قرآن وحدیث شریف میں ارشاد ہوئے مولوی جب اونکا قرآن وحدیث سے بیان کرتا ہے تو لیڈر کو یہ جرات نہیں ہوتی کہ قرآن وحدیث کو معاذ اللہ بےشرم کہدے مگر اپنے جلے دل کے پھپھولے یوں کہکر پھوڑتا ہے کہ مولوی بےحیا ہے مولوی بےشرم ہے مولوی شہوت انگیز اور شرمناک مسائل بیان کرتا ہے کفار ومشرکین وبدمذہبین کے ساتھ تشبہ کا مطلقاً حرام ہونا صحیح حدیث میں ارشاد ہوا، استنجا کرنے والوں کی مدح قرآن پاک نے فرمائی، استنجا کرنے کی تفصیل صحیح حدیثوں نے بتائی مسواک کی تاکید متواتر المعنی حدیثوں میں آئی، احادیث مشہورہ کی کثرت نے عمامے اور داڑھی کی سنیت تواتر تک پہنچائی۔ لیڈران مسائل قرآن وحدیث پر یوں اعتراض کرنے کی جرات و وقاحت نہیں کر سکتا کہ قرآن وحدیث کا بتایا ہوا مذہب غلط ہے یوں کہنے کے لیے اوسکا دم نکلتا ہے کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ہماری ترقی وآزادی کے

دشمن ہیں بلکہ وہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اور قرآن شریف وحدیث کریم کے ساتھ اپنے بغض وعناد کی بھڑکتی ہوئی آگ کو یوں کہکر ٹھنڈا کرتا ہے کہ مولوی کا مذہب غلط ہے، مولوی کا بنایا ہوا اسلام غلط ہے، مولوی تنگ حجروں میں رہ کر اور مسجد کی چٹائیاں توڑ کر لوگوں کے گھروں کا باسی سالن کھا کر ترقی اور آزادی کو کیا جانے۔ مولوی ہم کو ترقی یافتہ قوموں کے طریقے اختیار کرنے سے روکتا ہے' مولوی اسلام کو داڑھیوں اور عماموں میں مقید کرتا ہے۔ مولوی استنجا اور مسواک ہی کو اسلام بتاتا ہے

پیارے مسلمانو! آج تم دیکھو گے کہ اخباروں کے ایڈیٹر اپنے ایڈیٹوریل مضمونوں میں' مضمون نگاران خود سر اخباری کالموں میں' قوموں کے لیڈر کانفرنسوں میں' مسٹر اور ریفارمر پلیٹ فارموں پر ہر جگہ ہر بیدین مولویوں ہی کے ساتھ دشمنی کر رہا ہے۔ مولویوں ہی کو گالیاں دے رہا ہے یہ تو ہم نے ابھی آپ کو بتا دیا کہ یہ لیڈران کفار خود سر ایڈیٹران اخبار و مسٹران خام کار جو کچھ دشنام اللہ واحد قہار اور اوسکے پیارے حبیب احمد مختار جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو سنانا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر احکام الٰہیہ وفرامین نبویہ بندوں تک پہنچانے والے تو یہی مولوی ہی ہیں وہ سب گالیاں مولوی ہی کو سنا کر اپنے ناپاک کلیجے ٹھنڈے کر لیتے ہیں مگر ہم اسوقت آپکو یہ بتائے دیتے ہیں کہ نیچری لیڈروں نیچری مسٹروں نیچری ایڈیٹروں نیچری ریفارمروں کے درمیان باہم جوتوں میں دال بٹتے ہوئے بھی اون سب کی متحد ومتفق طور پر لام بندیاں مولویوں ہی کے مقابلے میں کیوں ہیں وہ ملاعنہ خوب جانتے ہیں کہ آج مولویوں ہی کے دم سے مسلمانوں میں دینداری باقی ہے مولوی ہی خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی محبت وتعظیم کا سبق دیتے ہیں مولوی ہی خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر اپنی جان ومال فرزند وزن سب کچھ نثار کر دینا سکھاتے ہیں، لہٰذا ان مولویوں ہی کو ختم کر دو، انھیں کا وقار مسلمانوں کے دلوں سے مٹا دو، یہی اسلام کی جڑ ہیں اسلام کی جڑ پر کفر والحاد کا دھاردار بیلچہ لگاؤ پھر خاک بدہن دشمنان شجر اسلام خود بخود ہی گر جائے گا۔ جب مولویوں کی عزت نہ رہی اونکا وقار نہ رہا، اونکی بات سننے والے نہ رہے تو پھر خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر کیسے ہی شدید حملے دیکھ کر بھی کسکی تیوری پر بل پڑے گا؟ اسلام وقرآن پر شدید گالیاں سنکر کس کے کانوں پر جوں رینگے گی؟ مولویوں کا خاتمہ کر دینے کے بعد کھلم کھلا دین مٹانے اور دہریت پھیلانے کے لیے

میدان صاف ہے مگر اون بے ایمانوں کو کہدو کہ اسلام کا حقیقی حافظ اور اوسکا نازل فرمانیوالا واحد قہار جل جلالہ تو فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وہ خود ہی جب تک چاہے گا اپنے دین کی حفاظت اور اپنے دین کے علمبرداروں کی مدد و نصرت فرمائیگا جل جلالہ والحمد للہ رب العالمین

ان سربرآوردہ لیڈروں کی قیادت میں حشرات الارض کی طرح سیکڑوں لیڈر و ریفارمر و اسپیکر نکل پڑے ہیں! یہی وہ لیڈران قوم ہیں جو الکشنوں کے موقعوں پر تمھاری خوشامدیں کرکے، تمھیں موٹروں پر سیر کراکے تمھیں تھوڑے تھوڑے روپے بانٹ کر اپنے آپ کو اسلام و مسلمین کا ہمدرد بتاکر تم سے ووٹ حاصل کرکے تمھارے نمائندے بنکر اسمبلیوں اور کونسلوں میں جاتے ہیں اور وہاں پہنچکر سارد ابل، خلع بل، وقف بل، شریعت بل، زکاۃ بل، بیت المال ایکٹ جیسے منافی شریعت و اسلام سوز قوانین بناکر پیش کرتے ہیں اور اونکی تائیدیں کرکے پاس کرادیتے ہیں اور یہ صرف اس لیے کہ جو مسلمان ان بیدینوں کے مکر و فریب سے اپنے دین و ایمان کو محفوظ رکھیں تو اونکے دین و مذہب میں برٹش گورنمنٹ کو دخیل بناکر اونکو قانونی مجرم قرار دیا جائے اور قانون کی آڑ لیکر حکومت وقت کو اونکے دین و مذہب کے مٹادینے کے موقعے بہم پہنچا دیے جائیں۔ یہی وہ خبیث لیڈران قوم ہیں جو علمائے اہلسنت کو احکام شرعیہ بتلانے کے جرم میں غیر مہذب، بدزبان، دشنام باز وغیرہ وغیرہ خطابات دیتے ہیں مگر الکشنوں کے موقعوں اور سیاسی پلیٹ فارموں پر اپنے مخالفین کو وہ لچھے دار فرمائشی گالیاں سناتے ہیں، شرمناک اور حیاسوز الزامات چھاپ چھاپکر شائع کراتے ہیں جنکو دیکھ دیکھکر تہذیب و انسانیت اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے، حیا و غیرت دور بھاگ جاتی ہے۔ مسلمانو! انصاف کرو کیا ان واقعات سے روشن اور واضح طور پر ثابت نہ ہوگیا؟ کہ ان بے ایمان لیڈروں کے ناپاک دلوں میں خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اور دین و مذہب کی ہرگز اتنی بھی عزت و وقعت نہیں جتنی خود انکی لیڈری اور ممبری کی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

یوں تو مشرکین شیاطین کا فتنہ سخت ترین ہے ہی، کون نہیں جانتا کہ کانگریس مسلمانوں کی جان و مال کی دشمن ہے، کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے، کانگریس اصول دینیہ اور احکام شرعیہ کی مخالف ہے۔ کانگریس اردو زبان کی دشمن ہے، کانگریس مسلمان بچوں سے کفریہ و شرکیہ ترانے "بندے ماترم" کے گانے اور دیا مندر میں اونھیں لیجاکر ان سے سرسوتی کی پوجا

کرانے کی ناپاک کوشش میں ہے۔ کانگریس اسکولوں کی کتابوں میں سے رہنمایان اسلام کے تذکرے نکالکر اونکی جگہ مشرکین کے دیوتاؤں کی تعریف و توصیف داخل کرا رہی ہے جسے مسلمانوں کے بچے پڑھ پڑھکر خواہ مخواہ اونکی بزرگی کے (معاذ اللہ) قائل ہوجائیں، کانگریس اپنی اکثریت کے زعم میں مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے کانگریس ہندوؤں کو خود مختار آزاد حکومت دلانا چاہتی ہے، مختصر یہ کہ جہاں جہاں کانگریسی وزارتیں تھیں وہاں وہاں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے گئے وہ آج ہندوستان کے کسی فرد بشر سے بھی پوشیدہ نہیں بالخصوص بہار اور فیض آباد کا خونی واقعہ تو مسلمان کبھی فراموش ہی نہیں کرسکتے۔ ان سب کا وبال اونھیں نخیم شحیم مفت خور لیڈروں کی گردنوں پر ہے جو اپنے پیٹ کی خاطر مسلمانوں کو ذلیل و خوار، تباہ و برباد، رسوا و ہلاک کر رہے ہیں۔ ان بدنصیب لیڈروں نے اسلام و مسلمین بالخصوص اون حامیان اسلام و رہنمایان دین و علمائے ملت کی مخالفت شروع کردی ہے جنھوں نے اپنی زندگی کو حفاظت اسلام و مذہب و ملت کے لیے وقف کردیا ہے اگر آج یہ[۱] حضرات علمائے نہ ہوں تو مسجدوں میں قفل لگ جائیں۔ نمازیں نیست و نابود ہوجائیں، صبح کی روح افزا اور جوش میں لانے والی اذانیں نہ رہیں، روزے اور روزوں کے احکام بتانے والے نہ رہیں، جمعے نہ رہیں، مسلمانوں کا وقار نہ رہے، دشمنوں کو ہم سے کچھ خوف نہ رہے، اگر آج ہم میں یہ نائبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوں تو کسی مونچھ کٹے داڑھی صفاچٹ اور بیدین لیڈر میں کیا حوصلہ؟ اور کیا بیداری؟ کیا خوف خدا؟ یہ مردود لیڈر خدا کے لیے قربانیاں کیا جانیں؟ ان خبیث لیڈروں کو کیا خبر کہ محبت رسول کسے کہتے ہیں (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم) انکی بلا جانے کہ صبح سویرے نور کے تڑکے اونچی آواز میں دلوں کو ہلادینے والی اذانوں کی کیا عظمت ہے؟ کہ جس سے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی ہل جائیں۔ انھیں حضرات علمائے اہلسنت کی اس حالت بیداری کو دیکھکر انگریز خوف کھاتے ہیں، ہندوؤں کے اوسان خطا ہوتے ہیں۔ یہود و مجوس حیرت زدہ ہوجاتے ہیں میرا یقین ہے کہ یہی حضرات علمائے اہلسنت اس سیلاب کفر و الحاد اور طوفان طغیان و عصیان میں اسلام کی ظاہری و باطنی شکل و صورت کو حتی الوسع برقرار رکھے ہوئے ہیں خود اپنے اور اپنے اہل و عیال

[۱] مرتد مشرقی اس مضمون کو استہزاً اور تمسخراً اور کلمۃ الحق ارید بہا الباطل کے طور پر بیان کرچکا ہے مگر اوس میں بھی اپنے خیال کے مطابق باب عقائد بالکل ترک کردیا ہے اور عقائد کا بیان ضروری تھا اس لیے بیان واقعہ و اظہار حقیقت کے لیے ذرا توضیح کے ساتھ بیان کیا گیا ۱۲ منہ

کے لیے خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتے
گڑگڑا کر رہا اور تاوان لیکن لیڈروں کے لیے سیف الجبار ہاتھوں سے محمدی جھنڈے کے عظمت
والے پرچم کو اوڑا رہے ہیں۔ اگر آج ان پڑھے ہوئے جاہل اور جاہل لیڈروں تک نوبت پہنچتی تو دین
اسلام کبھی کا مٹ چکا ہوتا کسی کو ہجری مہینے کی تاریخ بلکہ مہینوں کے نام تک یاد نہ ہوتے۔ رمضان مبارک
مہینہ مشکل سے معلوم ہوتا۔ عید کو کوئی نہ پوچھتا۔ عید میلاد النبی کی کسی کی خبر اور گیارہویں کی تو بات ہی کیا کوئی پرسان
حال نہ ہوتا۔ حج کا نام کبھی نہ ہوتا۔ عربی زبان کی کیا بات تھی۔ قرآن حکیم کون پڑھتا۔ زکوٰۃ و خیرات و صدقات بلکہ
مسلمانوں کے تمام لائحہ عمل سے نیکی کا آخری نشان بھی مٹ جاتا یہ تو اعمال حسنہ اور عبادات کا سوال ہیں
اگر حضرات علمائے اہلسنت نہ ہوتے تو ضروریات دینیہ کی تعلیم کون دیتا؟ کون بتاتا کہ مسلمان ہونے کے لیے
کون کون سے عقائد کی ضرورت ہے؟ کون سکھاتا کہ کس کس قسم کی باتوں سے آدمی کافر و مرتد ہو جاتا ہے
کون سمجھاتا کہ اللہ عزوجل کے صفات کمالیہ کیا ہیں؟ کون بتاتا کہ کون کونسی باتیں عیب و نقصان ہیں
جن سے اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ پاک و منزہ ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کون کرتا؟ کون
تعلیم دیتا کہ توہین مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثنا کفر و ارتداد ہے۔ کس طرح معلوم ہوتا کہ ضروریات دینیہ
میں سے کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار یا اس کی اہانت یا اس پر تمسخر زندقہ و ارتداد ہے۔ الغرض
اسلام کی کوئی ظاہری صورت بلکہ کوئی باطنی شکل و شباہت بھی نہ رہتی۔ یہ انھیں حضرات علمائے
اہلسنت کی برکت ہے کہ آج ہم دین اسلام سے کما حقہ آگاہ اور حتی المقدور اس پر عمل پیرا ہیں
والحمد للہ رب العالمین۔

پیٹ کے کتے لیڈران حضرات علمائے اہلسنت کی مبارک جماعت کو اپنے لیے محمدی کچھار کا غضبناک
شیر سمجھے ہوئے ہیں۔ جہنم کے کتے لیڈروں کو علم ہے کہ اگر یہ مبارک گروہ راہ میں رہا تو ہماری من مانی مراد کس طرح
حاصل ہوگی، ہماری ہوس رانیاں اور غلط کاریاں کس طرح پوری ہوں گی، ہم سینما اور تھیٹر کس طرح
دیکھ سکیں گے، سفیدکی اور پارس روڈ جیسے ناپاک مقامات کی آزادانہ سیر سے کیونکر دل بہلائیں گے۔
سیاہ کاریوں اور آزادانہ معصیت شعاریوں سے کس طرح اپنا منہ کالا کریں گے، ہمارے پیٹ کا دوزخ
کس طرح بھرے گا؟ جو نانا "ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی" ہی کے نعرے لگا رہا ہے۔ مسلمانوں کا خون کس طرح
چوسیں گے؟ آج یہ اسلام کے واحد ٹھیکہ داران حضرات علمائے اہلسنت کے وجود کو اپنی موت تصور کرتے ہیں

ان کی مخالفت میں وہ وہ فریب کاریاں اور دھوکے بازیاں کر رہے کہ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ سے سیاہ تر
کر رہے ہیں کہ جس سے ابلیس کی بھی رگ شیطنت بھی شرما جاوے۔ مگر وہ دن دور نہیں کہ ان ابلیس نما لوگوں
کو دیکھ دیکھ کر انتقام الٰہی جوش میں آتا ہوگا کہ جس طرح ہندو بنگے کی سرزمین کو اپنی طرف آتا دیکھ پاتے ہیں
تو اس قدر خوف زدہ اور بدحواس ہو جاتے ہیں کہ بھاگ کر دوزخ میں پہنچ جانا بھی پسند ہوتا تھا
اور جب ششدر ان میں سے ایک کو اپنی خدا کے لیے پکڑتا تب تو یہ دوزخ کی شاخوں پر جا کر خون
کرتے پھرتے ہیں۔ یہی حال ان بدزبان و بدعقیدہ لیڈروں کا ہے کہ آج وہ لیڈر خواہ کانگریسی ہوں یا لیگی
احراری ہوں یا خاکساری، رافضی ہوں یا مرزائی، وہابی ہوں یا دیوبندی اس مبارک گروہ علمائے اہلسنت
سے کانپ اٹھتا ہے جہاں پر ان خود پرست لیڈروں کی خوش قسمتی سے میدان خالی ملا بس شیر بنے ہوئے تھے
"ہم چنیں دیگرے نیست" کہتے ہوئے کھڑے ہو کر "ھَلْ مِنْ مُّنَازِلٍ؟ ھَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ؟" کا نعرہ
لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جہاں حضرات علمائے اہلسنت نے قدم رنجہ فرمایا وہاں سے یہ خوف زدہ
کتوں کی طرح دم دبا کر بھاگ گئے ہیں کذٰلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون

ہاں ہاں ان حضرات علمائے اہلسنت کا منصب جلیل یہی ہے کہ جو بے دین دین اسلام و
مذہب ملت میں رخنہ اندازی کرے اس کے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کی دھجیاں فضائے آسمانی
میں بکھیر کر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیں اور بے خوف و خطر دنیائے اسلام میں ببانگ دہل
اعلان کر دیں کہ یہ آستین کے سانپ آزاد خیال اور یہ بے پیر کے لیڈر بدعقیدہ ناسمجھ کافر و مرتد
ہیں مگر ان بدعقیدہ دین کے چور اور ایمان کے ڈاکو ہیں، اپنے پیٹ کے لیے چندے کر کر کے
حرامکاریاں کرتے پھرتے ہیں اور چونکہ ان بددینوں کی شرمناک حرکتوں میں تمہارے مال کی بھی
شرکت ہوتی ہے اس لیے تم بھی خدا کے یہاں مجرم قابل تعزیر ٹھہرتے ہو۔ نہیں نہیں، بلکہ یہ لیڈر
تمہاری ہی تہذیب، تمدن، تمہارے ہی مذہب و ملت کو برباد کرتے ہیں۔ اگر تم اپنی اور اپنے دین و
مذہب کی حفاظت چاہتے ہو۔ اگر تم اپنے تہذیب و تمدن کو برقرار رکھنا پسند کرتے ہو تو ان سب نابکار
لیڈروں سے ترک تعلق کر کے الگ ہو کر علمائے اہلسنت کا اتباع کرو۔ ہاں ہاں ہوش سے سن لو کہ
اسی میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کا سر عظیم پوشیدہ ہے۔
سب سے زیادہ صدمہ تو اس بات کا ہے کہ مسلمانوں کی آنکھیں اب بھی نہیں کھلتیں۔ کھلم کھلا

صاف صاف دیکھ رہے ہیں کہ بڑے بڑے پیٹ والے لیڈر انھیں سے چندے وصول کرتے ہیں، کہیں سمرنا فنڈ تو کہیں تحریک فنڈ، کہیں ترکی فنڈ کہیں فلسطین فنڈ، کہیں ریلیف فنڈ، بلکہ اب تو بیت المال فنڈ کھولنے کے ارادے ہو رہے ہیں اور اس میں مسلمانوں کی زکات وخیرات وصدقات ونذر ونیاز کی رقمیں داخل کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ مسلمان اگر داخل کرنا نہ چاہیں تو گورنمنٹ پنجاب سے زور لگوا کر جبراً داخل کرانے کی ناپاک ہوس ہے۔ نام تو ان مختلف مذکور الصدر فنڈوں کا ہوتا ہے مگر درحقیقت یہ سارے کے سارے فنڈ ان لیڈروں کے پیٹ فنڈ کو بھرنے کے جال ہیں۔ ناپاک اور شرمناک حرکتوں اور ہوس رانیوں کے اخراجات کے سلسلے ہیں۔ مسلمانو! تم نے جو کچھ دیا وہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خوش کرنے کے لیے دیا تھا، انما المؤمنون اخوۃ کو پیش نظر رکھ کر اپنے مسلمان بھائی کی مدد کے لیے دیا تھا، دین اسلام کی نصرت واعانت کے لیے دیا تھا، مسلمانوں کو کسی نئی مصیبت سے نجات دلانے کے لیے دیا تھا اتنی غلطی تم نے ضرور کی کہ اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے، بلا جانچ پرتال کیے رَو میں تم بھی رواں ہو گئے لیکن کبھی اس بات پر بھی غور وخوض کیا کہ وہ لاکھ در لاکھ روپے کہاں چلے گئے؟ ان لٹیرے لیڈروں نے تمھیں ان روپیوں کے حساب کی ہوا بھی لگنے دی؟ تو پھر آخر اتنے روپے کیا ہوئے؟ مجھ سے پوچھو۔ وہ سارے کے سارے روپے انھیں مکار لیڈروں کے پیٹ کے جہنم میں گئے۔ ان روپیوں سے تمھاری بھلائی اور بہتری تو کیا ہوتی اپنی ہی شکم دوزخی میں صرف کر لیتے تو ایک حد تک صبر ہو سکتا تھا۔ روپے بھی تم سے اینٹھے تمھیں اندھا اور بیوقوف بھی بنایا، نہیں بلکہ اُلٹا تمھیں تباہ وبرباد، ذلیل وخوار، رسوا وبدنام کر کے رکھ دیا بلکہ تم میں سے بہتوں کو گمراہ اور بے دین بھی بنا ڈالا اور تم کو "نیکی کر دریا میں ڈال" کا مصداق کر گئے، نہیں بلکہ "نیکی برباد گناہ لازم" کا نقشہ دکھا گئے۔ مگر تم ہو کہ اب بھی آنکھیں نہیں کھولتے؟ اب بھی خواب غفلت سے نہیں چونکتے جانے کہاں سے تم میں اس قدر جمود آگیا ہے کہ بیداری اور ہوشیاری تک تم میں نہیں آتی۔ اللہ عزوجل تم کو دشمن ودوست کے پہچاننے اور دشمنوں سے بچنے کی توفیق بخشے آمین۔

مگر وہ غلامانہ ذہنیت رکھنے والے ناہنجار لیڈر تمھارے ہی روپیوں سے ترانوے روپے سات آنے صبح کے ایک ناشتے میں صرف کرتے ہیں۔ خدا ہی جانے کہ کھانے میں کیا خرچ کرتے ہوں گے

اسی پر بس نہیں بلکہ خون اور پسینہ ایک کر کے حاصل کیے ہوئے روپے تمھارے نیک ہاتھوں سے انکے نجس ہاتھوں میں گئے تو اب انھیں روپیوں سے یہ نابکار لیڈر سینما دیکھنے بھی جا رہے ہیں، تھیٹر بھی دیکھ رہے ہیں۔ بمبئی کی سفید گلی اور پارس روڈ، کلکتے کے بہو بازار، لاہور کی ہیرا منڈی اور لندن وپیرس ومصر وغیرہ مختلف شہروں کی سیر بھی کر رہے ہیں۔ بمبئی کے تاج محل ہوٹل جیسے ہوٹلوں میں قیام بھی کر رہے ہیں۔ یہ لیڈران قوم وہاں جا کر کیا کیا کرتے ہیں؟ زبان قلم میں اتنی تاب وطاقت نہیں کہ اس حیا سوز منظر کو بیان کر سکے۔ بلکہ بعض لیڈر شراب بھی پیتے ہیں بلکہ نہیں معلوم کیسے کیسے خلاف فطرت افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مختصر یہ کہ اس شعر کے سچے مصداق یہی ملاحدہ ہیں ؎

لیڈراں کیں جلوہ بر اسٹیج ولکچر می کنند — چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

وہ علمائے ربانیین جو یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر کی زندہ تصویریں ہیں۔ ان حرامخور لیڈروں کی ان خباثتوں کو کس طرح دیکھ سکتے تھے۔ بے خوف وخطر ان مردودوں کے شرمناک کرتوتوں کو طشت از بام کر کے سارے عالم میں رسوا وذلیل کر دیا۔ جب ان پیشو لیڈروں نے دیکھا کہ وہ دنیا بھر میں اپنی شرمناک حرکتوں کے سبب ایسے ذلیل وخوار ہو گئے ہیں کہ کہیں مونھ دکھانے کے قابل نہیں رہے بلکہ حلوے مانڈے میں فرق آگیا اور روٹیوں کے لالے پڑ گئے تو ان کمینوں نے بقول "تنگ آمد بجنگ آمد" علمائے اہلسنت سے بدلا لینے کی ٹھانی کہ کسی طرح انھیں بھی بدنام کریں۔

تو اب ان میں سے بعض لیڈریت کا جامہ اتار کر مولویت کا مقدس جامہ پہن کر "طوق زریں ہمہ در گردن خرمی بینم" اور "اے بسا ابلیس آدم روئے ہست" کے ہتھیار سے اپنی ناپاک پشت کو مزین کر کے طیار ہو گئے۔ اور اب جو شخص انکے حکم سے جیل چلا جائے وہ مولوی، جو زبان دراز ہو وہ مولوی، جو دریدہ دہن اور مونھ پھٹ ہو وہ مولوی، جو بزعم خود مہذب ہو وہ مولوی، جو ذرا ابرل چال لے وہ مولوی، جو درجۂ وکالت پاس کرے وہ مولوی، غرض ہر وہ ایرا غیرا نتھو خیرا جو ان حرامخور لیڈروں کا جہنم بھرے وہ مولوی، اور یہ ساری حرکتیں صرف اس لیے کی گئیں کہ جب صاحب علم وبصیرت ان مولوی صورت ابلیسوں کی باتیں سنیں گے تو صورت اور لباس کی وجہ سے دھوکے میں آکر یہی کہیں گے کہ "مولوی جاہل" اور بے علم سیدھے سادے مسلمان جب ان کی

ناشائستہ اور شرمناک حرکتیں دیکھیں گے تو یہی کہینگے کہ "مولوی جاہل" کیونکہ یہ بھولے بھالے مسلمان ان خبثا کو تو جانتے نہیں ان کی چکنی چپڑی باتیں سُنکر اور مولویوں کی سی صورت دیکھکر یہی گمان کریں گے کہ یہ مولوی ہے۔ ان حرکتوں سے اگر کوئی بدنام ہوگا بھی تو مولوی۔

مختصر یہ کہ جب ان گھوسٹ لیڈروں نے اتنی باتوں میں کامیابی حاصل کرلی تو اب پھر انھیں شرمناک حرکتوں کی طرف عود کر گئے۔ اب پھر علی الاعلان تھیٹر، سینما، سیاہکاری، شراب خوری، افعال خلاف فطرت وغیرہ وغیرہ سیاہکاریاں کرنے لگے اور یہ خیال کرلیا کہ اگر کوئی شخص لعن طعن بھی کریگا، شرم و غیرت کا واسطہ بھی دیگا تو اوسکی شرمندگی صرف وقتی طور پر ہوگی اور مولوی سے وہ ہمیشہ کیلیے متنفر ہوجائے گا۔ اور جو شخص علما سے متنفر ہوا اوسکے دین و مذہب کو برباد کردینا ان روسیاہ لیڈروں کے نزدیک کون سی بڑی بات ہے اسی طرح معاذاللہ دین و مذہب ہی کو دنیا سے فنا کردینگے الغرض شاید ہی کوئی لیڈر ایسا ہوگا جس نے دین و مذہب کے گلے پر کند چھری پھیر کر اپنی شقی القلبی اور قسمبر فروشی کا ثبوت نہ دیا ہو۔ ورنہ جس لیڈر کو دیکھو لنکا میں باون ہی گز کا ملیگا۔ اب مجھے صرف سنی مسلمانوں سے یہ کہنا ہے کہ ان مفتری لیڈروں کی فتنہ پردازیوں سے ہوشیار رہیں اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ علمائے اہلسنت کے مقابل ہوکر جس چیز کی یہ بیدین لیڈر مخالفت کریں وہ قابل قبول اور مسعود ہے اور جسکو یہ لیڈر اچھا کہیں وہ نامحمود بلکہ مردود ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم پھر اوس مرتبہ کمال پر پہنچ جائیں جسکی عظمت و شوکت کی داستانیں تاریخی صفحات کو زینت بخش رہی ہیں تو ان تمام مولوی نما لیڈروں کو ٹھوکروں سے پامال کرکے بحکم خداوندی فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون علمائے اہلسنت کا اتباع کرکے دین و دنیا کی بہتری آسودگی اور خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشنودی سے ہمکنار رہیں۔

علمائے اہلسنت کے خارا شگاف حملوں کا اثر ان خبیث لیڈروں میں سب سے زیادہ لیگ اور جماعت خاکسار کے لحیم و شحیم مولوی نما لیڈروں کے بے رونق چہروں پر نظر آتا ہے۔ یہ دونوں ناپاک کمیٹیاں علمائے اہلسنت کی مخالفت پر اس طرح کمربستہ ہیں کہ اونھوں نے اپنے پیر بیچر کی قسم کھالی ہے کہ جب تک علمائے اہلسنت کے مبارک گروہ کو معاذاللہ فنا نہ کردینگی اوس وقت تک کھانا پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا سب حرام اور قطعاً حرام ہے خواہ اسکے لیے ذرائع اور ہر یاد بیوں کا نا کرہ قریب ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔

اس وقت اسی نجس سلسلے کی دو تحریریں پیش نظر ہیں جن میں سے ایک کی سرخی "خاکسار مجاہد کا پیغام مسلمان پہلی جمعیت کے نام" اور دوسری کی سرخی "مولوی اور خاکسار تحریک" ہے ایک کو مشرقی مرتد اعظم نے پہلی جمعیت کے کسی خرناشخص کے نام سے شائع کیا ہے اور دوسری کو بدھلی کے کسی جاہل مجہول کے پردے میں پیش کیا ہے ان دونوں میں سے پہلی کے پرخچے ایک رسالے میں اوڑائے جاچکے ہیں جو "آشیانۂ خاکساریت پر قہر الٰہی کی کڑکتی ہوئی بجلیاں" کے نام سے شائع ہوکر خاکساری جھونپڑے میں آگ لگا چکا ہے مگر ابھی یہ شیران اسلام کا جی نہیں بھرا ہے اور معلوم بھی یہی ہوتا ہے کہ خاکسار مجاہد والی تحریک ابھی تک سیرابی نہیں ہوئی ہے اس لیے اب اس کو دوسری کروٹ لٹاتا ہوں اور برق بار خارا شگاف قلم کو جولانی کا حکم دیتا ہوں بحول اللہ تعالی وقوۃ رسولہ وعونا ابنہ غوث الوری جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وعلیہ وبارك وسلم فاقول وعلی

الخاکساریۃ بنت اللیگیہ اصول:۔ اس سے قبل خاکسار کے قلب نازنین پر اکثر عمائد اہلسنت ہمیں حملے کر چکے ہیں جن سے خاکساران نابکار اور ان کا طاغوت اکبر مشرقی نا ہنجار کانپ اوٹھے ہیبت حق سے لرز گئے، احقاق حق اور ازہاق باطل سے ان کے اوسان خطا ہوگئے، فبہت الذی کفر کا نقشہ نظروں میں پھر گیا مگر کسی چھوٹے بڑے چنگی پوٹے خاکساری سے جواب نہ دیا جاسکا، نہیں بلکہ ایسے بدحواس ہوگئے کہ ان البرز شکن حملوں کا ذکر بھی اپنی زبان پر لانے کی ہمت نہ ہوئی۔ مفسد اول نے اپنی ذریات نابکار یعنی تمام خاکسار کو یہ ابلیسانہ عذر کرکے کہ "ہم تعمیر کے درپے ہیں" رونے پیٹنے، چیخنے چلانے سے روک دیا مگر شیران اسلام سے اپنی جان نازنین کو کس طرح بچا سکتے ہیں۔ جو ہاتھ دھو کر ان کی ابلیسیت کی دھجیاں اوڑانے کے درپے ہیں آج یہ چوتھا بھی ان پر نازل کرتا ہوں خاکساریو! سنبھلو!! خبردار! ہوشیار: پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ ہاں ہاں غصہ سے کام نہیں چلتا، غرور و نخوت سے بنا ہوا کام بھی بگڑ جاتا ہے غصہ دور کرو غصہ حق بات کو سننے نہیں دیتا۔ اگر تم میں کچھ بھی دم خم ہے تو جواب دو تاکہ اگر ہماری کوئی غلطی ہوگی تو ہمیں اوسکے قبول کرنے میں تم دین فروشوں کی طرح کسی قسم کا عار نہ ہوگا۔ اور اگر تمھاری منافقت تمھارے ہی موتھ سے ثابت ہوجائے تو اخترت النار علی العار کا وظیفہ نہ پڑھو۔ خدا کے لیے امت مرحومہ پر رحم کرو وہ خود ہی

ہر طرف سے کفار ومشرکین کے شکار ہو رہے ہیں انکی حالت زار خود ہی قابل رحم ہے ان کے ساتھ منافقت برت کر برباد سے برباد تر نہ کرو۔ تعصب و نفسانیت کا جامہ اوتار کر بغض دشمنی کی عینک الگ کر کے گوش ہوش سے سنو۔ سر دست تمہاری چند منافقتیں اور ضلالتیں دکھائی جاتی ہیں آئندہ کچھ اور دکھایا جائے گا۔ یہ دیکھو مشرکی مرتد کی پہلی بھیت والی تحریر یعنی "خاکسار مجاہد کا پیغام" اوس اخبث کے باب عقائد میں کیا کہتی ہے اور اوسکے مقابل خود مشرقی مشرکی کی دورخی اور ضمیر فروشی، بیدینی اور گمراہی، مرمانیت وجالیت دیکھو اور اوسے دیکھ کر اپنی آنکھیں کھولو اور مارے شرم وغیرت کے پھر نیچی کر لو۔ گریبان میں مونھ ڈالو۔ دل سے مشورہ لو۔ اس کے باوجود اگر تم میں حیا وغیرت ہے، نہیں بلکہ برائے نام بھی انسانیت ہے تو اس مردود کی علمدانی پر تھوک کر علٰحدہ ہو جاؤ۔ اسی میں بھلائی ہے اللہ تمہارا بھلا کرے گا۔

تصویر خاکساریت کا اگلا رُخ

مرتد مشرقی اپنی پہلی بھیت والی تحریر میں لکھتا ہے کہ میں نے اپنی تمام تصانیف میں کسی عقیدے کے متعلق ایک حرف نہیں کہا نہ کہوں گا لیکن میں اعلان کر چکا ہوں اور پھر کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک اور لاشریک ہے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمہ شہادت صوم وصلوۃ حج وزکوۃ پر ہے روز آخرت پر میرا ایمان ہے پہلی کتابوں اور فرشتوں پر میرا ایمان ہے باقی جس عقیدے پر تمام دنیا کے مولوی متفق ہو جائیں وہ میرا عقیدہ ہے (خاکسار کی پہلی فتح ص۱۲ و جھوٹ کا پول ص۳ و مولوی کا غلط مذہب نمبر۹ ص۱۴ و نمبر۱ ص۶ و قول فیصل ص۲)

مسلمانو دیکھو اور غور کرو مشرقی نے اس گندی اور زہریلی عبارت میں تمام عقائد اسلامیہ کی سرے سے جڑ کاٹ دی۔ مسلمانوں کو بتایا کہ جس عقیدے پر تمام مولوی متفق ہو جائیں بس اوسی پر اپنا عقیدہ رکھو۔ وہ کونسا مسئلہ ضروریہ دینیہ ہے؟ جس میں کسی مولوی کہلانے والے کا اختلاف نہ ہو؟ وہ کون سا مسئلہ ہے جس میں تمام مولوی بننے والوں کا اتفاق ہے! سُنی مسلمانوں کے چند عقائد فردو بہ دینیہ بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصف کریم خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضورِ اکرم

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ یقیناً سچا ہے کذب اور ہر عیب سے وجوباً پاک اور منزہ ہے۔ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ عز وجل نے اپنی ساری مخلوق سے زائد وسیع علم عطا فرمایا ہے شیطان یا ملک الموت کا یا کسی اور مخلوق کا علم ہرگز حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کے برابر بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ زیادہ۔ اللہ عز وعلا نے اپنے محبوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایسا بے مثل وبے مثال علم عطا فرمایا کہ کسی نبی ورسول کا علم بھی اوسکے مثل نہیں پھر معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کا علم اوسکے مثل کیونکر ہو سکتا ہے۔ اللہ رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کا کلام پاک قرآن عظیم ہر نقصان وزیادت، ہر تغیر وتبدل سے پاک اور محفوظ ہے۔ اللہ جل جلالہٗ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل حضرات انبیاء ومرسلین ہیں (علیہم الصلاۃ والسلام) کوئی غیر نبی خواہ صحابی ہو یا امام ہرگز کسی نبی ورسول سے افضل نہیں ہو سکتا۔ تمام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عز وجل سے راضی، اللہ تعالیٰ اون سے راضی، وہ تمام امت میں سب سے افضل ہیں وہ سب آسمان ہدایت کے درخشاں ستارے ہیں اون میں سے ہر ایک کی اقتدا کامل اہتدا ہے۔ حضرات اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مودت ومحبت تمام امت پر واجب ہے وہ حضرات سفینۂ نجات ہیں، اون سے تمسک کرنے والا جنتی اور اون کو چھوڑنے والا ناری ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں حضور انور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے مبعوث ہونے کے بعد نہ کبھی کسی کو نبوت ملی نہ مل سکتی ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قادر مطلق جل جلالہٗ نے پاک کنواری مریم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے بغیر باپ کے محض اپنی قدرت کاملہ سے اپنی نشانی پیدا فرمایا۔ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ درحقیقت کلام الٰہی کی تفسیریں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ اوسکے پیارے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے۔ قرآن عظیم اور تمام کتب الٰہیہ وصحف سماویہ یقیناً کلام الٰہی ہیں ہرگز انسانی خیالات نہیں۔ اللہ تقدس وتعالیٰ نے اپنے مقدس پیغمبروں پر اپنے معصوم فرشتوں کے واسطے سے اپنے کلام نازل فرمائے اپنی کتابیں

اوتاریں اسلام ابدی دین ہے۔ شریعت اسلامیہ ابدی شریعت ہے۔ اسلام و شریعت اسلامیہ و قرآن
پاک کو قیامت تک کوئی شخص ہرگز منسوخ نہیں کر سکتا۔ اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان لانا۔ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا حج کرنا زکاۃ دینا صرف اسلام ہی سچا
دین ہے اسلام کے سوا جتنے دین ہیں سب جھوٹے اور باطل ہیں۔ جو شخص دعوت اسلام پہنچنے کے بعد بھی
مسلمان نہ ہو وہ کافر ہے ابدی جہنمی ہے اللہ واحد قہار جل جلالہ کا دشمن ہے۔ جنت دوزخ قیامت۔
مُردوں کا اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اٹھنا۔ فرشتوں کا نورانی جسم ہونا۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
کا باذن خداوندی فلسفہ کو عاجز، سائنس کو حیران، عقول کو متحیر کر دینے والے معجزات قاہرہ دکھانا
یہ سب امور حق ہیں۔ سنی مسلمان ہونے کے لیے ان سب امور پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ **اب**
ملاحظہ ہو کہ ان تمام عقائد ضروریہ دینیہ میں سے کوئی عقیدہ بھی ایسا نہیں جس پر تمام مولوی کہلانے
والے متفق ہوں کسی میں دیوبندی مولوی کا۔ کسی میں قادیانی مولوی کا۔ کسی میں رافضی مجتہد کا
کسی میں خارجی مولوی کا۔ کسی میں نیچری مولوی کا۔ کسی میں خاکساری مولوی کا۔ کسی میں بابی اور بہائی
مولوی کا۔ کسی میں چکڑالوی مولوی کا اختلاف ہے (اس بحث کی مفصل توضیح رسالہ مبارکہ
الجوابات السنیہ میں ملاحظہ ہو) تو مرتد مشرقی کے اس ناپاک فقرے کا کھلا ہوا مطلب
صرف یہی ہوا یا نہیں کہ سنی مسلمان ان سب عقائد ضروریہ دینیہ اسلامیہ پر ایمان لانا چھوڑ دیں کیونکہ
ان میں سے کسی ایک مسئلہ پر بھی تمام مولوی کہلانے والوں کا اتفاق نہیں بس صرف زبان سے اپنے
آپ کو مسلمان کہیں اور خاکسار بن جائیں۔ اور خود مرتد مشرقی کا بھی ان میں سے کسی عقیدہ ضروریہ دینیہ
پر ایمان نہیں کیونکہ وہ تو صرف انہیں عقیدوں کو ماننے کے لیے طیار رہے جن پر تمام مولوی متفق
ہو جائیں اور بظاہر کہ ان میں سے کسی عقیدے پر بھی تمام فرقوں کے مولوی ہرگز متفق نہیں اس
توضیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مشرقی مرتد کا یہ کہنا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ایک اور لاشریک ہے
محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمہ شہادت صوم و صلوٰۃ
حج و زکوٰۃ پر ہے روز آخرت پر میرا ایمان ہے پہلی کتابوں اور فرشتوں پر میرا ایمان ہے محض
جھوٹ اور مکر و فریب ہے اور اوس کا کہنا کہ میرے نزدیک ختم نبوت پر سچے اور مکمل یقین کے بغیر
کوئی مسلمان مسلمان ہی نہیں رہ سکتا میں بارہا اعلان کر چکا ہوں کہ قرآن حکیم کے بعد کسی کتاب کسی

قانون کسی رسول کسی نبی کی دنیا میں ضرورت نہیں رہی جو نبوت کا دعویٰ کرے بے غل و غش جھوٹا ہے
جو اسلام میں فرقہ بنائے دجال اور کافر ہے یہ بھی دجالی و مکاری ہے یا نہیں کیونکہ خود مشرقی مرتد
کے بتائے ہوئے ان چھ عقیدوں میں سے کوئی عقیدہ بھی ایسا نہیں جس پر تمام مولوی کہلانے والے
متفق ہوں بلکہ نیچریوں قادیانیوں رافضیوں بابیوں اور بہائیوں کے مولوی ان سے بھی انکار و
اختلاف رکھتے ہیں اور مشرقی مرتد کسی ایسے عقیدے کو ماننے کے لیے ہرگز طیار نہیں جس میں کسی
فرقے کا اختلاف ہو اور اگر مشرقی یوں کہے کہ ان چھ مسائل میں مولویوں کے اتفاق یا اختلاف کا
میں لحاظ نہیں کرتا تو کہنا یہ ہے کہ تمام مسائل ضروریہ دینیہ میں سے صرف انھیں چھ باتوں کی تخصیص
کے کیا معنے مسلمان ہونے کے لیے تو تمام ضروریات دین پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ مجملاً ہی ہو
جب مسائل ضروریہ دینیہ کے درمیان اس لحاظ سے کچھ فرق نہیں تو مشرقی کی یہ تخصیص دجل و فریب
ہوئی یا نہیں تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشرقی مرتد کا خود اپنے لکھے ہوئے ان چھ عقیدوں
پر بھی ہرگز ایمان نہیں۔ محض مسلمانوں کے جوتوں کے ڈر سے ان چھ عقیدوں پر اپنا ایمان بتاتا ہے
اور ساتھ ہی بکمال ابلیسیت و دجالیت ایسا فقرہ لکھ دیتا ہے جس نے ان چھ عقیدوں کو بھی
معاذ اللہ لغو اور باطل ٹھہرا دیا۔

مسلمانو کیا اب بھی تم کو اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ مشرقی مرتد قطعاً زندیق
و مرتد ہے اور تم کو بھی اپنی طرح بے دین و بے ایمان، زندیق و ملحد بنانا اوس کی ملعون تحریک خاکساریت
کا اصلی مقصد ہے اور یہی وہ مضمون ہے جسے بمبئی کے ایک پرجوش آزاد لیگی لیڈر نے اپنے لیگی
ہفتہ وار رسالہ "نوجوان" کے پرچہ نمبر ۵ جلد ۲ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۵ پر عبارت
بدل کر شائع کیا اور اسی مضمون کو کانگریسی لیڈر مسٹر ابوالکلام آزاد نے اپنی ناپاک کتاب ترجمان القرآن
میں صفحہ ۱۵۴ سے صفحہ ۱۵۷ تک پھیلا کر لکھا جسے ابتدائے بیان میں آپ ملاحظہ فرما چکے۔
مسلمانو! مسلمانو! اے مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر جان و دل سے قربان اب تو
سمجھو اور غور کرو، دیکھو ان کانگریسی و احراری، لیگی و خاکساری لیڈروں کی باہمی سیاسی جنگ محض جنگ
زرگری ہے تمہارے دین و ایمان کو مٹانے، تم کو زندیق و ملحد و کافر و مرتد بنانے میں سارے
کے سارے ملعونین لیڈر باہم متفق ہیں۔ یہ سب خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کے دشمن اور تمہارے دین وایمان کے رہزن ہیں اتقوا اللہ اتقوا اللہ واعتصموا بحبل اللہ واستحیوا من رسول اللہ وایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

تصویر خاکساریت کا پچھلا رُخ

مسلمانو! ابھی ابھی مرتد اعظم عنایت اللہ مشرقی کی مکاری وعیاری، دجل و فریب کو بے نقاب وبے حجاب مدلل طور پر خود اوسی اخبث کی زبان سے ملاحظہ فرما چکے کہ کس طرح اوس نے اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کیا بلکہ ایک الٰہ لاشریک بھی مانا۔ حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخری نبوت، اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت صوم وصلاۃ، حج وزکات، روز آخرت پہلی کتابوں اور فرشتوں پر اپنا ایمان بتایا تاکہ تمہیں دھوکے دیکر بے ایمان اور مرتد بنا دے اور ساتھ ہی ایک ایسا فقرہ لکھ گیا جس نے اوس مرتد کے کفر وارتداد کا پول کھولکر رکھ دیا اور یہ بتادیا کہ مشرقی کا ان سب باتوں پر ایمان بتانا بھی اسکا مکر عظیم اور ابلیسیت ودجالیت ہے مسلمانوں کو بے دین اور مرتد بنانے کی گہری چال ہے۔ صرف مسلمانوں کے جوتوں کے ڈر سے ان پر اپنا ایمان بتادیا ورنہ درحقیقت ان سب باتوں بلکہ ضروریات دینیہ میں سے کسی ایک مسئلہ پر بھی اوس خناس کا ایمان نہیں اب چونکہ اور زیادہ اوسکے مکر وفریب کو طشت از بام کرنا اور اوسکی خباثتوں اور منافقتوں کو بالکل برہنہ کرکے پیش کرنا منظور ہے اس لیے اسکا دوسرا رخ یعنی اوسی کے قول سے ایک ایک مسئلہ کا فرداً فرداً انکار پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔

اگلا رُخ :۔ میں نے اپنی تمام تصانیف میں کسی عقیدے کے متعلق ایک حرف نہیں کہا نہ کہوں گا (پہلی بھیت والی مشرقی کی تحریر و خاکسار کی پہلی فتح ص۱۲ و جھوٹ کا پول ص۸)

یعنی مشرقی مرتد نے اپنی کسی کتاب میں عقیدے کے حسن و قبح پر مطلقاً بحث نہیں کی، نہ کسی کتاب میں عقیدے کی اچھائی بیان کی نہ برائی یعنی اچھائی یا برائی سے بالکل تعرض ہی نہیں کیا مگر ملاحظہ ہو کیسا صاف عقیدوں کو خود بلکہ وہ کسی قسم کے ہوں برا کہہ رہا ہے۔

دوسرا رُخ :۔ سب اعتقادی کتابیں جنھوں نے یہ فتنہ عظیم برپا کر رکھا ہے فی النار والسقر کردی جائیں گی، سب جل کر خاک سیاہ ہو جائیں گی (تذکرہ دیباچہ ص۶۵) اسلام عمل اور صرف عمل ہے

جو حال ہے اوسکا عقیدہ بھی درست ہے نہیں بلکہ اوسکو کسی عقیدے یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں جو قال ہے وہ بہر نوع کچھ نہیں آج کچھ نہیں کل کچھ نہیں ابدالآباد تک کچھ نہیں (تذکرہ دیباچہ ص۸)

قول میرے نزدیک کچھ شے نہیں، عقیدے اور رسمیں کچھ شے نہیں عیسائی اور موسائی، کرشنوی اور محمدی بننا کچھ شے نہیں .... یہ بھی ایک بت پرستی ہے (تذکرہ دیباچہ ص۱۱)

قرآن حکموں کی کتاب ہے عقیدوں اور مناظروں کی کتاب نہیں (اسلام کی عسکری زندگی ص۱۱) نفطوں اور عقیدوں کلموں اور قولوں پر اکتفا کرکے شرعی یا جامے اور باعزت پگڑیاں پہن لینا اور اس طرح اپنے آپ کو مسلمان بنائے رکھنا کاہل مجبور اور نابکار امت کا شیوہ ہے (تذکرہ دیباچہ ص۱۸) میں اسلامی جماعت کے اندر سب نظری اور اعتقادی، سب اقوالی اور اعمالی، سب اتباعی اور غیر اتباعی سب شرعی اور فقہی تفرقے کے برخلاف ہوں سب کو علانیہ مٹانا چاہتا ہوں (تذکرہ دیباچہ ص۶۱)

مسلمانو! دیکھا آپ نے اس ذوالوجہین سانپ کے بچے کو۔ مسلمانوں کے جوتوں کے ڈر سے دبتے دبتے کہہ گیا تھا کہ میں نے عقیدے کے متعلق ایک حرف نہیں کہا نہ کہوں گا۔ اس طرح جب مسلمان اسکے دام تزویر میں پھنس جائیں گے تو ان کے ایمان وسنیت کو ملیامیٹ کر دینا کون سی بڑی بات ہے اور پھر تذکرے وغیرہ اپنی ناپاک تصنیفات میں عقیدوں کے متعلق کیسا زہر اگلا۔ کیا اس سے بھی بڑھکر منافقت ومردآئیت ہوسکتی ہے۔

اگلا رُخ :۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ایک اور لاشریک ہے (یعنی توحید باری کا معتقد ہے) (تحریر مذکور و جھوٹ کا پول ص۸ و خاکسار کی پہلی فتح ص۱۲ و قول فیصل ص۲۱ و مولوی کا غلط مذہب نمبر۹ ص۱۴ و نمبر۱ ص۱۲)

ان عبارات رسائل میں مسلمانوں کے ڈر سے اور اس خوف سے کہ کہیں خود گروہ خاکسار بگڑ نہ جائے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ خدا ایک اور لاشریک ہے مگر ملاحظہ ہو اس مسئلہ ضروریہ دینیہ کو کیسا مونہ چڑاتا ہے اور غلط بتاتا ہے۔

پچھلا رُخ :۔ تعجب ہے کہ مذہب کی طرف اس عام میلان کے باوجود ابتدائے آفرینش سے آج تک یہ قطعی فیصلہ نہ ہوسکا کہ کون سا مذہب سچا ہے، کونسا شارع کائنات کے منشا کے عین مطابق ہے، مذہب کی سچائی کا معیار کیا ہے انہیں بلکہ خود مذہب کیا شے ہے، اسکا مقصود بالذات

بعینہ کیا ہی خود خدا کی ہستی اور اوسکے تمام صفات کے متعلق آجتک کوئی حتمی اور متفق علیہ دلیل نہیں مل سکی
(تذکرہ دیباچہ صہ ۲) بس اصل دین میرے نزدیک توحید ہے اور توحید قلوب کے اندر ہی بن سکتی
کرتے رہنا ہی عبادت خدا ہے (تذکرہ دیباچہ صہ ۹۸) پتھر کی رسمی پرستش یا خدا کے آگے رسمی سجدہ
کرلینے سے کسی قوم یا فرد کے عابد خدا یا عابد ماسوا ہونے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ اس کے مشرک
یا موحد بن جانے کا محاکمہ طے نہیں ہوسکتا عبادت کا فیصلہ عمل اور صرف عمل پر ہے (تذکرہ دیباچہ
صہ ۹۹) اگر کسی خدا کے بندے میں یہ ڈر اور یہ نڈری' یہ تقویٰ اور یہ بے خوفی' یہ خوف خدا اور ولاخوف
ولاحزن ماسوا آچکا ہے تو وہ بلاشبہ ولی ہے وہ لاریب خدا کا دوست ہے خواہ چین کا
رہنے والا ہو یا ہند کا خدا کو اپنی دوستی میں کسی ملک یا مذہب کی کچھ تخصیص نہیں (تذکرہ مقدمہ
صہ ۱۵) موںھ سے اللہ اللہ پکارتے رہنا زبان سے احد احد کہتے رہنا اور دل کے اندر تین سو ساٹھ
بتوں کا ایک صنم کدہ سجائے رکھنا اور کام کے وقت توفیق نہ ہونے کا ابلیسی عذر نکال لینا میرے
نزدیک بدمعاشی ہے پوری بے ایمانی ہے انتہائی کفر ہے کفر عظیم ہے کسی ملازم نے آج تک
اپنے آقا کو ایک ایک کرکے نہیں پکارا کسی تنگدل سے تنگدل آقا نے اپنے نوکر کو اس بات پر متعین
نہیں کیا کہ وہ اسکو روز وشب ایک ایک کرکے پکارتا رہے ایسا حکم ازبس مضحکہ انگیز ہے ایسا عمل
ازبس ابلیسانہ ہے (تذکرہ دیباچہ صہ ۸۹) پتھر کے بتوں کو توڑ ڈالنا یا اون سے تعلق منقطع کرلینا کوئی
بڑی مردانگی نہیں وہ صرف محمود غزنوی کی توحید ہے احمد مرسل علیہ الصلاۃ والسلام کی توحید
قطعاً نہیں (تذکرہ دیباچہ صہ ۱۱۹) کلمہ شہادت صرف توحید کا ایک رسمی اظہار ہے (تذکرہ دیباچہ
صہ ۱۲۷) اگر زرتشت علیہ الرحمہ نے یزدان اور اہرمن کو اس دنیا کے اندر دو بڑی طاقتیں مانا تھا
اگر اوس نے اہرمن کی شکست انگیز طاقت اور یزداں کی خیر آفرین قوت کی طرف متوجہ کرکے
رب بے مثال کے بقا وفنا کے اس پراسرار قانون سے آگاہ کرنا چاہا تھا تو اوسکا پیش نہاد بھی
ساکنان زمین کو اسی توحید اور تعبید خدا کی طرف بلانا تھا جن لوگوں نے اوسکی تعلیم کو وحدانیت کے
منافی یا دو خداؤں کے منوانے والی سمجھا اونکی جہالت پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے (تذکرہ
دیباچہ صہ ۱۱۳) اس کشت زار سعی وعمل کے اندر نہ اعتقادی بت پرستی بت پرستی ہے نہ قولی
خدا پرستی کو عبودیت کہہ سکتے ہیں (تذکرہ دیباچہ صہ ۱۱۸) اگر کوئی فرد یا قوم اپنے اعمال میں

خدا کے احکام پر چل رہی ہے اور اسکے قانون کی محافظ ہے لیکن دنیا یا مادیات یا دولت یا کسی بت کسی
پتھر کسی شمس و قمر کے آگے ماتھا ٹیک رہی ہے تو وہ درحقیقت خدا کی عابد ہے (تذکرہ دیباچہ صہ ۹۹)
ان ناپاک عبارات میں مرزا مشرقی نے صاف صاف کہہ دیا کہ آج تک کسی دین ومذہب کے
سچے ہونے کا قطعی فیصلہ نہو سکا یعنی یہ بھی یقینی طور پر معلوم نہو سکا کہ دین اسلام سچا ہے
حتی کہ کسی یقینی اور متفق علیہ دلیل سے یہ بھی ثابت نہو سکا کہ اللہ تعالیٰ موجود بھی ہے۔ صرف
اپنے دلوں کے اندر بتوں کو توڑ دینا خدا کی عبادت ہے اسکے سوا اور کچھ عبادت الٰہی نہیں۔
پتھروں کے آگے سجدہ کرنے سے آدمی مشرک نہیں ہوسکتا کوئی ہندو یا بدھسٹ یا جینی یا آریہ
یا پارسی یا یہودی یا نصرانی خدا سے ڈرتا ہو تو بلاشبہ وہ بھی اللہ کا ولی اور دوست ہے۔ پتھر
کے بتوں کو مٹانا، تھانوں کو مسجدیں بنانا احمد مرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توحید نہیں
زرتشت کا یزدان واہرمن دو خدا تسلیم کرکے ایک کو خالق خیر دوسرے کو خالق شر ماننا بھی خدا کی
توحید کی طرف بلانا تھا اسکو شرک کہنے والے جاہل ہیں جو شخص اعتقاد رکھتا ہو کہ بت بھی معبود
ہیں وہ بھی مشرک و بت پرست نہیں جو لوگ عملی طور پر مطابق فطرت کام کرتے ہیں یعنی آپس میں
متحد و متفق ہوکر سلطنت حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہ اگرچہ بتوں پتھروں چاند
سورج کو سجدے کریں مگر درحقیقت وہ خدا ہی کی عبادت کررہے ہیں

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! اب تو آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ مشرقی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا تبارک
وتعالیٰ کی توحید بلکہ اوسکی ہستی پر بھی اعتقاد رکھنا غلط وباطل ہے مگر سُنّی مسلمانوں اور
مولوی کے ڈر سے براہ تقیہ کبھی کبھی بولتا ہے کہ میرا عقیدہ ہے، کہ خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ
ہے۔ بچو اس مکار رہزن اسلام سے۔

اگلا رخ :۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں (تحریر مذکور وجھوٹ کا پل صہ ۸ وخاکسار کی
پہلی فتح صہ ۱۲ وقول فیصل صہ ۱۱ ومولوی کا غلط مذہب نمبر ۹ صہ ۱۴ ونمبر ۱۱ صہ ۱۲۶) میرے نزدیک
ختم نبوت پر سچے اور مکمل یقین کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ (جھوٹ کا پل صہ ۸ و
خاکسار کی پہلی فتح صہ ۱۳ ومولوی کا غلط مذہب نمبر ۱۱ صہ ۶)

پچھلا رخ :۔ دنیا میں جس قدر پیغامبر آئے اپنے سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے رہے۔

بدھ نے کرشن کی، انہوں نے موسیٰ کی، موسیٰ نے ابراہیم کی تصدیق کی عیسیٰ نے موسوی شریعت کو بنا قرار دیا محمد صلعم
نے سب انبیا کو بلکہ ہر قوم کے ہادی کو ہر قریہ کے نذیر کو ہر امت کے رسول کو مانا حتیٰ کہ سکھ امت کے
پیشوا نانک علیہ الرحمۃ نے بھی ختم رسل اور باقی سب ایلچیوں کو برابر سمجھا یہ تصدیق بذات خود اس
امر کی تصدیق ہے کہ یہ سب لوگ آپس میں رازدان تھے ایک ہی قانون سے واقف تھے ایک ہی امر مہم
سے آشنا تھے گویا سب سیانے تھے اور ایک ہی مت رکھتے تھے (تذکرہ دیباچہ صـ۳۲) اس
گندی عبارت میں پہلے اوس نے یہ دعویٰ کیا کہ دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے سب اپنے سے پہلے
پیغمبروں کی تصدیق کرتے آئے اور پھر اس کے ثبوت میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و سیدنا موسیٰ کلیم اللہ
و سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہم الصلاۃ والسلام و حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے تذکرے کے ساتھ ساتھ معلم دہریت بدھ اور معلم شرک کرشن اور سکھوں کے بابا نانک
کو بھی گنا کر کہہ دیا کہ یہ سب تمام نبیوں رسولوں کو تمام ایلچیوں کو برابر سمجھتے رہے یہ سب لوگ
آپس میں رازدان ایک ہی قانون سے واقف ایک ہی امر مہم سے آشنا تھے یہ سب سیانے
اور ایک ہی مت رکھتے تھے تو اوس نے دہریت سکھانے والے بدھ اور شرک کی تعلیم دینے والے
کنہیا اور سکھوں کے بابا نانک کو بھی صراحۃً رسول اور پیغمبر بنا دیا پھر اوسکا کہنا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آخری نبی ہیں یہ وہی مسلمانوں کے خوف و دہشت اور مولوی کے جلال و ہیبت
کے سبب بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے تقیہ و مکر و دغا بازی ہے یا نہیں مسلمانو
اپنے ایمان کو بچاؤ اور دین کے اس مکار ڈاکو کے فریب میں آنے سے بچو و باللہ التوفیق

اگلا رُخ :- اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت صوم و صلاۃ و حج و زکات پر ہے (اشتہار
مذکور و جھوٹ کا پول صـ۸ و خاکسار کی پہلی فتح صـ۱۲ و قول فیصل صـ۲۱ و مولوی کا غلط مذہب نمبر ۹
صـ۱۲ و نمبر ۱۱ صـ۶)

پچھلا رُخ :- اصل دین میرے نزدیک توحید ہے اور توحید قلوب کے اندر پیہم بت شکنی کرتے
رہنا ہے یہی عبادت خدا ہے صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کو رسماً یا عادتاً یا تعظیماً ادا کر لینا یا کلمہ
شہادت کو بصحت تمام پڑھ لینا میرے نزدیک قطعاً کوئی عبادت نہیں (تذکرہ دیباچہ صـ۹۰)
ما بنی الاسلام علی ما انتم تزعمون وما کلمۃ الشہادۃ والصوم والصلوۃ والحج والزکوۃ التی

تسمونہا ارکان الاسلام الا شعائر الامۃ المحمدیۃ ومناسکہا التی تمتیزون بہا
امتکم من الامم الاخری ولکنہ ما اسس الاسلام علیہا قط (تذکرہ عربی متن [illegible])
یعنی اے مسلمانو ان چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہرگز نہیں جیسا کہ تم لوگ گمان کرتے ہو اور وہ کلمہ شہادت
اور صوم و صلاۃ اور حج و زکات جن کا نام تم نے ارکان اسلام رکھ لیا ہے وہ امت محمدیہ کے صرف
ایسے نشان اور علامتیں ہیں جن کے ذریعے تمہاری امت دوسری امتوں سے پہچانی جاتی ہے
لیکن وہ اسلام کے بنیادی مسئلے ہرگز نہیں) میرے نزدیک عبادت عمل اور صرف عمل ہے نری پنجوقتہ
نماز پڑھ لینا قطعاً کوئی عبادت نہیں (تذکرہ دیباچہ صـ۹۳) قرآن کی الصلوٰۃ صرف ایک نوکر کا مجرا
سلام ہے ایک کارکن خادم کی احیاناً عرضداشت ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم کسی ترقی تنخواہ کی عرض معروض ہے کچھ قرب شاہ کے باعث حوصلہ افزائی کا
سامان ہے کچھ خدمت کے سوئے ہوئے جذبے کو متحرک کرنے کا وسیلہ ہے کچھ تھکے ہوئے اعضا کو
پھر تر و تازہ کرنے کا ذریعہ ہے کچھ آقائے نامدار کے ساتھ اپنی ارادت کو تیز کرنے کا اوزار ہے یہ سب
کچھ ہے مگر عبادت قطعاً نہیں خدا کی عبادت فی الحقیقت ان پانچ وقتوں کے بعد شروع ہوتی ہے
(تذکرہ دیباچہ صـ۹۱) صوم بھی میرے نزدیک صرف ایک جہاد نفس ہے صرف نفس امارہ کے دیو کو
تیس ۳۰ دن تکلیف دیکر سال بھر کے لیے کمزور کرنا ہے صرف خواہشات نفسانی کے زور کو کم کر کے
زور آور بننا ہے محض صبر و استقلال ہے (تذکرہ دیباچہ صـ۹۷) کروڑ دہ کروڑ مسلمانوں نے
تیرہ سو برس تک روزے کی مشق کی روزے کو تقدس کا وہ درجہ دیا کہ روزے دار کے مونہہ کی
بدبو کو خوشبو اور آسمان کے فرشتوں کو اوسکے لعاب دہن چاٹنے کے لیے کہا ماہ صیام کی وہ وہمی
اور فرضی فضیلتیں دکھائیں کہ آسمان کے کروڑ در کروڑ فرشتوں کو اس مہینے کی تعظیم کے لیے زمین
پر اتارا قرآن بلکہ حدیث اور کلام میں ان منگھڑت باتوں کی کوئی سند نہیں روزہ صرف نفس
کو مطیع کرنے اور جہاد کے دن اسلام کے کام آنے کے لیے سپاہی کو طاقتور ناقابل شکست
بنانے کے لیے ہے خدا کو کیا ضرورت ہے کہ اس کے تقدس میں آسمان سے فرشتے اتارتا پھرے
تاہم چاہیے تھا کہ ان کہانیوں کا عام لوگوں کی زبان پر ہونا روزے کی اہمیت کو دس گنا بڑھا دیتا
لیکن ان تمام دروغ بافیوں اور آٹھ کروڑ مسلمانوں کی فاقہ مستی کے باوجود ہندوؤں کی دولتمند

اور وقار سے نا آشنا قوم کے فارغ البال شخص (جندور نانہ) داس (غلام) کا شتردن کا گرا کے کی
گرمیوں میں مسلسل روزہ اوس کی اپنی قوم کے لیے وہ کام کر گیا کہ اس نے انگریزی حکومت کے عظیم الشان
محل کی بنیادیں ہلا دیں بدبخت آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے ایک نہ نکلا جو اس روزے کا مقابلہ
کرتا اور اس غیر آسمانی اور غیر شرعی روزے کو بے وقعت کر دیتا پس میرے نزدیک یہ پچھلے
گئی سو برس کی نمازیں روزے سب اکارت ہیں ان سے جنت تو کیا جہنم کا بہترین گوشہ بھی
نہیں مل سکتا یہ روزے اور نمازیں نہیں پچھلوں کی ناخلفی اور شہوتوں کی پیروی ہے انکا نتیجہ
ہلاکت ہے (اشارات ص۱۰۱ و ۱۰۲) وما الحج لا اظهار وحدة الامة (تذکرہ عربی ص۵)
(حج وحدت امت کے اظہار کے سوا کچھ نہیں) اس نصب العین سے پرے ہٹ کر حج کے فریضہ کو
علی الحساب ادا کرنا یا حجر اسود کو چومنے کی خاطر چومنا میرے نزدیک فی الحقیقت بت پرستی ہے
ایک عبث اور بے نتیجہ کام ہے (تذکرہ دیباچہ ص۹۷) کرور در کرور سیاروں کے مالک خدا کو
بیت الحرام کا مکین سمجھ کر پھر اوسکی حفاظت نہ کرنا اوسکو فی الحقیقت بلدا امینا نہ بنانا یتخطف
الناس من حولهم) (عنکبوت ۲۹) کے منظر کو پیش نظر رکھ کر اس کو کم از کم اس قدر مامون
ومصئون تو بنا دینا جس قدر لندن اور برلن ہے باایں ہمہ عمر کے آخری حصے میں اپنے بلغم سے
بھرے ہوئے وجود کو عصا کے سہارے آستانہ خدا پر پہنچا کر حج کے فرائض کو ادا کیا ہوا سمجھنا
میری نگاہ میں پرکاہ کے برابر عمل نہیں عبادت قطعاً نہیں توحید قطعاً نہیں (تذکرہ دیباچہ ص۹۷)
وما الزکوۃ الا الجهاد بالمال یعنی زکوۃ جہاد بالمال کے سوا کچھ نہیں (تذکرہ عربی ص۵) میرے
نزدیک مسلمان کی زکوۃ کا پیسہ آج ٹھکانے نہیں لگتا خدا کے نزدیک کسی معنوں میں قبول نہیں ہوتا۔
گناہ معصیت حرام ہے جب تک کہ وہ زکوۃ غازی مصطفی کمال کے بیت المال میں نہ پہنچے اور پھر اوس
بیت المال سے دین اسلام کی حفاظت کے لیے توپیں اور طیارے نہ خریدے جائیں اگر یہ نہیں
ہو سکتا تو اس ملک میں زکوۃ ساقط ہے۔ مجھ سے بہتر اسلامی مسئلہ مسائل کا جاننے والا مولوی
یعنی ابو الکلام آزاد زکوۃ اور صدقات کے بارے میں یہ فتوی علی الاعلان اور بے توقف وخطر
دے چکا ہے۔ نہیں سب ہوشمند مولویوں اور علمائے دین کا فتوی زکوۃ وصدقات ونذر ونیاز
کے بارے میں آج یہی ہو سکتا ہے کہ اگر بیت المال نہیں تو زکوۃ نہیں (میری بخت گیر بیان ص۱۵)

ان نجس عبارتوں میں مرتد مشرقی نے صاف صاف بک دیا کہ نماز روزہ حج زکوۃ کو اللہ تبارک و
تعالی کی تعظیم کے لیے ادا کرنا بالکل صحیح طور پر کلمہ شہادت پڑھنا اللہ تعالی کی ہرگز عبادت نہیں یہ پانچوں
باتیں تو مسلمانوں کی صرف علامتیں ہیں ان پر ہرگز اسلام کی بنیاد نہیں نہ یہ ارکان اسلام ہیں انکا نام
تو ارکان اسلام تمھیں نے رکھ لیا ہے نماز کا صرف مقصد یہ ہے کہ تھکے ہوئے اعضا کو ترو تازہ کر لیا جائے
روزہ صرف اس لیے ہے کہ نفس امارہ کو سال بھر تک کے لیے کمزور کر دیا جائے زکاۃ بھی خدا کی
عبادت نہیں صرف مال کے ذریعے سے سعی و کوشش کرنے کا نام ہے حج صرف اسی لیے ہے کہ
مسلمانوں کے متحد و متفق ہونے کا مظاہرہ کیا جائے مگر یہ باتیں اللہ عزوجل کی عبادت ہرگز نہیں
تیرہ سو برس تک کروڑوں مسلمانوں کے یہ اعتقادات کہ رمضان مبارک میں آسمان سے فرشتے نازل
ہوتے ہیں روزہ دار کے موتہ کی مہک اللہ تبارک وتعالی کو مشک کی خوشبو سے بھی زائد پسندیدہ ہے
یہ سب باتیں وہمی فرضی اور منگھڑت کہانیاں دروغ بافیاں ہیں۔
دل کے اندھے مشرکی کو آیت کریمہ تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم اور حدیث
صحیح لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من رائحة المسك بھی سوجھائی نہیں دی ولاحول
ولا قوة الا بالله
کہنا کہ قرآن وحدیث میں ان کی کچھ سند نہیں یہ پچھلے تیرہ سو برس کے روزے یہ سیکڑوں برسوں
کی نمازیں سب اکارت ہیں پچھلوں کی ناخلفی اور شہوتوں کی پیروی ہے انکا نتیجہ ہلاکت ہے
ان سے جنت تو ہرگز مل ہی نہیں سکتی جہنم کا کوئی بہترین گوشہ بھی نہیں مل سکتا جو مسلمان باہم متحد
و متفق ہو کر حکومت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے ان کا حج کرنا حجر اسود کو چومنا بت پرستی ہے
جو لوگ مکہ معظمہ کو لندن اور برلن کے برابر محفوظ اور امن وامان کی جگہ بنانے کی کوشش نہیں کرتے
پھر بھی حج کرتے ہیں وہ خدا کی نہ تو عبادت کرتے ہیں نہ خدا کی توحید پر اون کو ایمان ہے جو مال والے
اپنا مال زکاۃ اتاترک مصطفی کمال کو نہ بھیجیں اونکا زکاۃ ادا کرنا مردود ہے گناہ و حرام ہے جو وہاں
نہیں بھیج سکتے اونکو زکاۃ دینا معاف ہے (پھر جب خود اپنا بیت المال کھول لیا تو تمام مسلمانان ہند
سے اپنے اوسی بیت المال کے لیے زکاۃ وخیرات وصدقات مانگنے کا اعلان کر دیا)
کیا اب بھی روشن نہ ہوا کہ مشرکی مرتد کا یہ جھوٹا اقرار کہ اسلام کی بنیاد نماز و روزہ و زکاۃ و حج پر ہے

مکاری و فریب کاری ہے

اگلا رُخ :۔ میں مہدی نہیں بن نہ بننا چاہتا ہوں مہدی علیہ السلام جس وقت آنا چاہیں آجائیں ہمارے دیدۂ و دل فرش راہ ہیں لیکن میرا نظریہ یہ ہے کہ تیرہ سو برس انتظار میں گزر گئے اور حضرت نہ آئے اور نہ آنے کا وقت معلوم ہوا اسی انتظار میں مسلمانوں نے اپنا تمام جاہ و جلال کھو دیا۔ اب صحیح راہ عمل یہ ہے کہ ہم انتظار بھی کرتے جائیں اور کام بھی کریں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنا مسلمانوں کے شعور کے خلاف ہے (اشتہار مذکور وجھوٹ کا پول ص۸ وخاکسار کی پہلی فتح ص۱۲ و مولوی کا غلط مذہب نمبر۹ ص۱۳ ونمبر۱۱ ص۱۱ وقول فیصل ص۲۱)

پچھلا رُخ :۔ ما اشاع بھذا الکذب الا اشرارکم المفسدون المخلفون فلا مھدی لکم الیوم الا من ھدٰکم وھدٰکم الصراط الذین انعم اللہ علیھم ومن نصرکم ومن بدل ضعفکم قوۃ وخوفکم امنا ولا شھادۃ علی بعثۃ المھدی فی القراٰن الا ماجاء فی احادیثکم الضعیفۃ الموضوعۃ (تذکرہ عربی ص۳۵) یعنی اے مسلمانو تمہارے ایسے شریروں اور مفسدوں نے مہدی کے آنے کی جھوٹی خبر شائع کی جو پیچھے رہنے والے ہیں تو آج تمہارے لیے کوئی مہدی نہیں ہے سوا اس شخص (یعنی مشرقی) کے جس نے تمہیں ہدایت کی (وہی مہدی ہے) جس نے تمہیں ایسے لوگوں کے صراط مستقیم کی رہنمائی کی جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا (وہی مہدی ہے) جس نے تمہاری مدد کی (وہی مہدی ہے) جس نے تمہاری کمزوری کو قوت سے اور خوف کو امن سے بدل دیا (وہی مہدی ہے) سوا تمہاری ضعیف اور موضوع حدیثوں کے قرآن میں مہدی کی بعثت پر کوئی شہادت نہیں) عام تخیل کہ مہدی کا اس وقت ظہور ہوگا جب کہ اسلامی امت ہلاکت کے کنارے آن لگی ہوگی قوم کے بے سمجھ لوگوں کی بنائی ہوئی بات ہے (اشارات ص۲ سطر ۱۱)

مرتد مشرقی نے اس خبیث عبارت میں صاف بکدیا کہ آخر زمانے میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا جھوٹ ہے اس عقیدے کی اشاعت کرنے والے شریر و مفسد ہی لوگ ہیں آج مشرقی کے سوا تمہارے لیے کوئی مہدی نہیں جس نے تم کو یورپ کی ترقی یافتہ قوموں کا راستا دکھایا جن پر اللہ کا انعام ہے۔ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہر ہونے کے متعلق جتنی

حدیثیں ہیں سب جھوٹی اور گڑھی ہوئی ہیں۔ مرتد مشرقی کے اس عقیدۂ خبیثہ کو دیکھتے ہوئے کیا کسی منصف مسلمان کو اسمیں کچھ شبہہ ہو سکتا ہے کہ اوسکا یہ بکنا کہ میں مہدی نہیں بننا چاہتا ہوں محض مسلمانوں کے خوف اور مولوی کے ڈر سے محض مکارانہ تقیہ ہے

اگلا رُخ :۔ میں بارہا اعلان کر چکا ہوں کہ قرآن حکیم کے بعد کسی کتاب کسی قانون کسی رسول کسی نبی کی دنیا میں ضرورت نہیں رہی (اشتہار مذکور وجھوٹ کا پول ص۸ وخاکسار کی پہلی فتح ص۱۳ و مولوی کا غلط مذہب نمبر۱۱ ص۶) قرآن حکیم بنی نوع انسان کا دائمی قطعی اور آخری دستور العمل ہے (جھوٹ کا پول ص۹)

پچھلا رُخ :۔ اسلام میرے نزدیک سب اوہام و اصفیا سے گزر کر صرف محمد صلعم کی پیروی ہے۔ نبیوں اور اونکے لائے ہوئے قانون کی پیروی ہے انبیا کے لائے ہوئے طریق عمل (دین) کی پیروی ہے قانون خدا کی پیروی ہے آئین رب العلمین کی پیروی ہے قانون فطرت کی پیروی ہے توراۃ اور انجیل زبور اور تلمود صحف نوح اور صحف ابراہیم بلکہ وید اور ژند اوست کے لائے ہوئے مشترک قانون کی پیروی ہے متحداً اور متفقاً پیروی ہے عملاً اور حتماً پیروی ہے قولاً اور اعتقاداً پیروی ہرگز نہیں (سورہ شوریٰ کی چند آیات لکھنے بعد لکھتا ہے) یہی اتحاد عین اسلام بلکہ میری دانست میں تمام اسلام ہے یہی نفاق اور تفرقہ عین شرک ہے (تذکرہ دیباچہ ص۶۱ و ص۶۲)

مرتد مشرقی نے اس ملعون عبارت میں کھلم کھلا بکدیا کہ اسلام صرف اونھیں چند باتوں کی پیروی کا نام ہے جن پر یہودیوں کی توراۃ و زبور عیسائیوں کی بائبل یہودیوں کی تلمود آریوں کے وید پارسیوں کی ژند اوستا ان سب کا اتفاق ہے جس بات میں ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا اختلاف ہو جیسے توحید الٰہی و رسالتِ رُسُل و نبوتِ انبیا و قیامت اور قرآن پاک کا کلام الٰہی ہونا وغیرہ تمام مسائل ضروریۂ دینیہ یقینیہ ایمانیہ سب اسلام کے خلاف ہیں اون کا ماننے والا منافق اور مشرک ہے۔ اس عقیدۂ نجسہ پر نظر رکھتے ہوئے کیا کسی ذی انصاف ایماندار کو اس میں کچھ شک کوئی تامل کسی قسم کا کوئی شبہہ رہ سکتا ہے کہ مشرقی نے جو یہ کہا ہے کہ قرآن حکیم کے بعد کسی کتاب کسی قانون کسی رسول کسی نبی کی ضرورت نہیں قرآن علم تمام انسانوں کے لیے قطعی اور آخری دائمی دستور العمل ہے یہ محض مسلمانوں کے ڈر اور مولوی کے خوف سے تقیہ بازی اور کذابی و مکاری ہے **والعیاذ باللہ تعالیٰ۔**

عبر ونصائح

مسلمان!: اے مسلمان!: اے امتی سید الانس والجان!!! اپنی آنکھیں کھول اور دیکھ کہ تیری بیش بہا
نعمت ایمان کو لوٹنے کے لیے تیری لازوال دولت دین مذہب کو ملیامیٹ کرنے کے لیے کیسی کیسی فریب کاریاں
اور عیاریاں کی جا رہی ہیں... کیسی کیسی دھوکے بازیوں اور مکاریوں سے کام لیا جا رہا ہے لیڈران
نابکار اور مرتد اعظم مشرقی نابنجار کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کی مسلمانی کا شکار اسی طرح ہو سکتا ہے
کہ ان کے ہمدرد اور خیر خواہ بن جاؤ اور اسی مسلمانوں کی خیر اندیشی کے پردے میں ان کی مسلمانی
کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دو اور اسی پردے میں انکو مرتد اور بددین بھی بنا دو اور اسی پردے
میں انکی رہی سہی دنیا کو بھی تباہ اور برباد کر دو" اے مسلمان: اے شیدائے حبیب رحمٰن ہوشیار
ہو۔ خواب غفلت تا بکے، کب تک سوتا رہیگا اس سے بڑھکر بیدینی اور زندیقی اور کیا ہوگی
کہ تمہیں اپنے جال میں پھانسنے کے لیے۔ تمہارے دین وایمان کو برباد کرنے کے لیے اور بالآخر
تمہیں اس دنیا میں ذلیل وخوار اور آگے چل کر جہنم کا ایندھن بنانے کے لیے کیسا صاف صاف
کہتا ہے کہ اللہ ایک اور لاشریک ہے قیامت پر میرا ایمان ہے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) آخری نبی ہیں اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمۂ شہادت وصوم وصلاۃ وحج وزکاۃ
پر ہے اور کیسی کیسی شاطرانہ چالوں سے تمام ضروریات دینیہ پر اپنا ایمان اور یقین بتاتا ہے یہ
سب اس لیے کہ سیدھے سادے اور بے علم مسلمان جو ان ضروریات دینیہ اور عقائد اسلامیہ کو
اپنا ایمان جانتے ہیں ان مسلمانوں کو اسی طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے کہ اپنا ایمان بھی انھیں پر
بتایا جائے اور اس مکر سے مسلمان جب اسکے متبع ہو جائیں گے تو ان کو بہکا کر بے دین کر دینا
کونسی بڑی بات ہے اور پھر کس طرح بیک جنبش لب، مردار مشرقی نے اپنی عیاری ومکاری اور
خبث باطنی کی بنا پر ان تمام ضروریات دینیہ اور عقائد اسلامیہ سے صاف صاف انکار کر دیا
مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اس ناچیز اور ذلیل بندے کے ذریعہ سے
مشرقی کی فریبکاریوں کو مہر نیم روز اور ماہ نیم ماہ سے زائد روشن طور پر ثابت کر دیا والحمد للہ رب العالمین اے
بغور ملاحظہ فرماؤ اور اپنے ایمان کی خیر مناؤ اور اس مرتد اعظم اور اسکے ہمرنگ دوسرے لیڈروں سے بالکل علیحدہ ہو جاؤ اسی میں
تمہارے دین کی بہتری ہے اسی میں تمہاری دنیا کی برتری ہے۔ مراد ما نصیحت بود گفتیم * حوالت با خدا کردیم و رفتیم * تمت